

# فتود کاظم

jabir.abbas@yahoo.com

تألیف

علی غضنفر کراروی

سینکڑی جزل مجلس عمل علماء شیعہ پاکستان

# فتاویں کا تلارم

تالیف:  
علی غضنفر کراروی  
jabir.abbas@yahoo.com

سکریٹری جنرل مجلس عمل علماء شیعہ پاکستان

کیم رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

کمپونیگ اینڈ ڈیزائننگ: سید قیصر زیدی (Packotech)  
لیک روڈ لاہور۔ فون نمبر: 17

## الجواب ومتنا اللهم والصلوات

وأضفه إلى كلام شعرى ملائكة لغزيم تحريف قرآن بحسب ما يرى رضا العظام  
وينوره على وجه سعى كافر بغير دليل. وادع الله أن لا يسمى بـ<sup>كما</sup> جهازه فهو  
حربوت مسئوله میں جب لفڑکی۔ سماج کے وقت آنہا اور شرکی آنہ تو کسی  
میں سماج نے کام کرنے کی خواستہ فیض کرنا سمجھا و جو دنائل بالغ میونس کے ایں  
خود کام کو قبول ہیں فیض کیا تھی پھر منصب ہے، نہیں پہلا  
اسیکے اب مدد کی اگر میں یہ وجہ ہے تو دوسری بھروسہ اپنے ہمارے کے مطابق  
سادھی اکبر سلطنت ہے۔

### كتبه

على الرجعن تاریخ

المتحصصی فی المذاق الامیری

دارالافتاء بنی سینا دی تاریخ ۱۴۰۷ھ

۱۹۹۶ء ۵ اگسٹ ۱۳ اگسٹ ۱۹۹۶ء

مہرہ بیان

مسروقہ بکریہ



کتابہ  
۱۹۹۶ء  
۱۳ اگسٹ ۱۹۹۶ء  
۱۹۹۶ء ۵ اگسٹ ۱۳ اگسٹ

N/911

کتابہ  
۱۹۹۶ء  
۱۳ اگسٹ ۱۹۹۶ء  
۱۹۹۶ء ۵ اگسٹ ۱۳ اگسٹ

# صلانگ کی قرآنی شیعہ کی تحریک

## علماء کی رائے

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(1) تربیتی کے جالدار کے سات حصوں میں ایک حصہ شیعہ کا ہوا لوگوں باتی خفہ حصے مسلمانوں کے ہوں امّت تربیتی کا کیا حکم ہے؟

(2) شیعہ اگر قرآنی میں حصہ کا شریک ہو جائے تو قرآنی کروی جائے تو کیا یہ قرآنی ادا  
ہے؟ گل با خسرو، ق آنہ وحد سٹ کام و خاتم احباب، بر کر عین اللہ اماج رہووا =

**الستفی محمد انصار جزوی جامعہ علوم اسلامیہ ہوری ڈاکن**

بعاپ و سنه المقصود والعماد  
عديت نسخه بنيه کم، ملکه نفس و پیشهم و نهانه باشد شد  
فران کر هم که هنوز اندیه جیری کادی بر پیشی فدا، الله کامه درم چونا چمن است  
بر قویت کا نسلانه کی وجہ سے دشرو اسلام خلیج چون امریکه اکو فریاد بس  
شرجیه کی ناجائز نیز پرستی شریف کار پیشے نہیں درد، کی فرمانیه پریگ  
وان کیان المشریق المنشی نہیں کیا اصراریه (اللهم) عجز من  
حاصه هم تا فی الشایعه حلبہ وان کیان المشریق المنشی نہیں  
حکم نهاده ایندیه اندیه بیش من بر لذت هنرها لاده، بتیما بالله الراز  
لعن من اصلیتیه الفریاد، تسان نصیحتیا نفع هم و سلم میخواهد



# برادرانِ اسلام!

مسلم دیوبند کی عظیم درسگاہ جامعہ العلوم اسلامیہ نبوی تاؤن کراچی سے جاری کردہ فتوے جس پر دارالاکھا جامعہ العلوم اسلامی نبوی کے رئیس اور دیگر مفتیان کرام کے دستخط اور مہر ثبت ہیں۔ شیعوں کے خلاف ایک سازش ہے جس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے ان الزامات کا جواب انتہائی نیک نتیٰ، اچھی امیدوں اور خوش آئند تمناؤں کے ساتھ قطعی خیر سگائی اور اتحاد بین المسلمين کے پیش نظر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولا ناعلی غضنفر کراروی مدظلہ نے پاکستان تحریر کیا تاکہ شیعہ مسلمانوں پر لگائے جانے والے بے سرو پا الزامات پر بے عصبیت و تنگ نظری کی غبارہت سکے اور عامۃ المسلمين روشن فکری و بالغ و احساس مسئولیت کے ساتھ ہماری معروف رضاں کا مطالعہ فرمائے کر انسان و اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔

ہم کب تک مسلم و فرقہ کے نام پر دوست و گریباں رہیں گے؟ اور کب تک ذاتی مفاد اور اتنا کی خاطر فرمان خداوندی اور حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سے رو گردانی کرتے رہیں گے؟ ہمارے دشمن (اسلام دشمن و قومیں) نہیں چاہتے کہ ہم اخوت بھائی چارہ اور وحدت و یگانگت کی بنیادوں کو مضبوط کریں۔ تاکہ مسلمان قرآنی نص کے مطابق آپس میں بھائی بھائی ہیں اور اکثر بنیادی مسائل میں ہمارے درمیان فکری ہم آہنگی پائی جاتی ہے لہذا روحانی و ایمانی روابط کے استحکام اور فروع کے لئے ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اتحاد و تجہیق قائم کرنا چاہیے جو خوشنودی خدا اور رسول کا باعث ہے۔

سلام اس پر جو حق کو قبول کرے

سید آل محمد رزی

تنظيم المکاتب۔ رضویہ سوسائٹی کراچی

اوائل مارچ 2000ء میں کراچی جانا ہوا تو شیعہ احباب نے دو فتوے دکھائے۔ جو مسلمک دیوبند کی عظیم درسگاہ جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری کراچی سے جاری ہوئے تھے۔ جس کے عکس شروع اوراق میں دے دیئے ہیں۔ فتوے پر دارالافتات جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری کے رئیس اور دوسرے مفتیوں کے دستخط اور مہر ثبت ہیں اس فتوے کی بہت تشمیر کی گئی۔ کراچی کے علاوہ ملک کے دوسرے حصوں میں کثیر تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ اس فتوے نے جہاں عامۃ المسلمين کو گمراہ کیا وہاں شیعہ علماء اور عوام کو بھی مضطرب کر دیا اور اس کے اثرات پاکستان کے ہر شعبہ زندگی میں پہنچ رہے ہیں۔

فتوے میں درج ہے کہ شیعہ اثناء عشریہ امامیہ

- 1 تحریف قرآن مانتے ہیں

- 2 ائمہ کو معصوم جانتے ہیں

- 3 حضرت عائشہ پر تہمت لگاتے ہیں

- 4 سب صحابہ کرتے ہیں

- 5 جبریل امین سے وحی میں غلطی کے قائل ہیں

اس لیے اسلام سے خارج ہیں

ان سے مناکحت ناجائز، اگر کوئی شادی شدہ شیعہ عورت سنی ہو جائے تو وہ دوسری جگہ اپنی مرضی سے شادی کر سکتی ہے اسے طلاق کی ضرورت نہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذیجہ حرام ہے۔ ان کو قربانی میں شریک کرنا جائز نہیں ہے شریک کر لینے سے تمام شرکاء کی قربانی نہ ہوگی۔

”ایسے ہی چند ہفوات شیعوں کے متعلق شیخ دہبیت بن حماد آل عمر نے اپنی کتاب الدین الحق میں درج کئے ہیں۔ ترجمہ سید احمد مرکزہ الدعوة والارشاد نے کئے ہیں اور لاکھوں کی

تعداد میں ہر سال حاجج میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔ فی الوقت مفتیان دیوبند کے قتوے کی اصلاح کی  
جاری ہے انشاء اللہ وہابی پر اپینگنڈے کی بھی اصلاح ہو جائے گی۔،،

مجھ پر شیعوں کی جانب سے اعتراضات کی بوچھاڑ ہو گئی کہ اگر موجودہ مفتیان دیوبندی  
حنفی کے نزدیک شیعہ اشناعتری دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہیں تو عالم اسلام کی سب سے بڑی  
یونیورسٹی جامعہ ازہر مصر میں علماء اعلام اہلسنت کے دانشمندانہ فیصلہ کے مطابق عرصہ دراز سے  
کیوں فقہ جعفریہ بحیثیت اسلامی فقہ داخل درس و تدریس ہے۔ تحقیق و مراجع کے لیے شعبہ قائم  
ہے۔ کیا موجودہ مفتیان دیوبندی کی حنفی کے خیال کے مطابق تمام مصر کے علماء و محققین اہلسنت عقائد  
شیعہ سے جاہل ہیں؟

اسی طرح عالم اسلام کی سب سے بڑی تنظیم ”مؤتمر عالم اسلامی“، ہے جس کے  
مؤسسین میں شیعوں کے مجتہدا عظام آل کاشف الغطا، طاب ثراه تھے۔ (ان کی کتاب اصل الشیعہ  
واصولہا کا اردو ترجمہ پاکستان میں ہر جگہ دستیاب ہے) پاکستان میں مؤتمر کے سیکرٹری جزل سابق  
وزیر مذہبی امور راجہ ظفر الحق ہیں (جنہوں نے اپنے دور وزارت میں شیعوں کے خلاف ”بہائیت“  
کو اکانے کے لیے بباء اللہ کی کتاب اقدس کا افتتاح کیا۔ ”بہائیوں“ کا عقیدہ ہے کہ کتاب  
اقدس ناخ قرآن ہے، (معاذ اللہ) اور ان کا ساتھ شریعت کوثر کے نام نہاد نجح عبد الوحدید  
صدیقی نے دیا۔) کیا مؤتمر کے سب علماء مجهول تھے؟

دیوبندی امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے مجلس احرار میں ممتاز شیعہ دانشور  
مولانا مظہر علی اظہر مر حوم کو سیکرٹری جزل کیوں رکھا؟ اور تحریک تحفظ ختم بوت میں رئیس الحفاظ  
علماء حافظ کفایت حسین مر حوم کو نائب امیر کیوں بنایا؟ الفاتح الجاہد علامہ سید محمد یوسف بنوری مر حوم  
بانی جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری کراچی نے تحریک تحفظ ختم بوت 1974ء میں شیعوں کے قائد جلیل سید  
مظفر علی شمشی مر حوم کو نائب امیر اور علامہ مرزا یوسف حسین مر حوم، مولانا اظہر حسن زیدی مر حوم، مولانا  
محمد اسماعیل مر حوم (مناظر شیعہ) اور تمہیں (علی غفیر کرار وی) کو مجلس عاملہ کا رکن کیوں نامزد کیا؟

اسی طرح پیکر صدق و صفات مولانا خواجہ خان محمد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تمہیں (علی غضنفر کراروی) کو بحیثیت نائب امیر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کیوں قبول کیا اور فیصل آباد میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک بڑا جلسہ ہوا جس کی صدارت امیر مرکزیہ مولانا خان محمد نے کی۔ اس جلسے میں تمہیں (علی غضنفر کراروی) کو سپا سانامہ پیش کیا گیا۔ مولانا ضیاء القاسمی، مولانا مختار احمد نعیمی، مولانا عبدالقدار روپڑی اس سپا سانامہ میں شریک تھے۔ کیا یہ سب تجسس عارفانہ تھا؟

کیا یہ اکابر علماء دیوبند شیعہ عقائد سے جالی اور نابلد تھے؟ اس کا جواب تو موجودہ مفتیان دیوبندی دے سکتے ہیں۔ میں تو بس اتنا جانتا ہوں کہ مکتب دیوبند کے امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری لورنا بغیر روزگار علامہ سید محمد یوسف بنوری کو وہ علمی مقام حاصل تھا جس کا اقرار عالم اسلام کے جید علماء نے کیا ہے۔ موجودہ امیر مجلس ختم نبوت ایک صاحب علم پرہیزگار اور پاک باز اور روحانی شخصیت ہیں۔ موجودہ مفتیان دیوبندان کے علمی مقام کے سامنے لاٹھی نظر آتے ہیں۔

1977ء میں نظام مصطفیٰ کی تحریک نے ایک تاریخی کروٹ لی تھی جس میں مسلمانوں کی تمام دینی جماعتوں شامل تھیں۔ جس کی قیادت مسلک دیوبند کے عالی مرتبہ عالم دین مولانا مفتی محمود نے کی تھی اس تحریک میں شیعوں کو بطور خاص شامل کیا گیا تھا۔ جس کی قیادت علامہ مرتضیٰ یوسف حسین مرحوم، علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم، مولانا شبیہ الحسنین محمدی مرحوم، علامہ عقیل ترابی، زعیم ملت آغا مرتضیٰ پویا، سید سکندر حسین شاہ شہید، نواب افتخار حسین خان اور علامہ عباس کمیلی نے کی تھی۔ اس کے علاوہ دیگر علماء و اکابر میں شیعہ نے تحریک نظام مصطفیٰ میں نمایاں حصہ لیا تھا۔ اور تم (علی غضنفر کراروی) صرف اول میں تھے۔ کیا دیوبند کے فرزند جلیل پیکر علم و عمل مفتی محمود شیعہ عقائد سے بے بہرہ تھے؟

ہرگز نہیں، ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔

موجودہ مفتیان دیوبندی مفتی اعظم مولانا مفتی محمود کی گرد پا کو بھی نہیں پا سکتے۔

شیعہ احباب نے مجھ پر شدید دباؤ ڈالا کہ دیوبندی علماء سے ردید کرو۔ ورنہ اس کا جواب دو (حالانکہ نہ یہ میرا منصب ہے نہ ہی اس میدان کا آدمی نہ ہی مفتیانہ شخصیت)

میں نے مجبوراً متعدد اکابر و علماء دیوبند کو خطوط لکھے فتوے کی کاپیاں روانہ کیں۔ اس کے علاوہ اتحاد العلماء (جماعت اسلامی) کے شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک اور مفتی اعظم مولانا محمد رفع عثمانی رئیس دارالعلوم لاڈھی کراچی سے بالشافعی گفتگو کی لیکن کسی نے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا۔ تین بار ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر رئیس جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری اور تین بار مولانا مفتی نظام الدین شاہزادی رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری کو خطوط لکھے کہ فتویٰ کے متعلق وضاحت فرمائیں لیکن ہر چہار جانب سے مسلسل خاموشی۔ اس سے یہی نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ موجودہ مفتیان دیوبند خوفزدہ ہیں یا مصلحت سے مرعوب یا فتوے میں دیئے گئے کفریہ مندرجات سے متفق ہیں اس کے علاوہ حکومت کے وزیر داخلہ، وزیر مذہبی امور اور سیکریٹری صاحبان کو بھی خطوط لکھے اور تجاویز بھی پیش کیں لیکن وہ بھی بوجوہ لب و گوش پر خاموش سجائے رہے۔

انہی تمام وجوہات کی بناء پر دیوبندیوں کی ایک تنظیم برملا ”کافر کافر شیعہ کافر“ کا نعرہ عرصہ سے لگا رہی ہے لیکن موجودہ اکابرین دیوبند میں اتنی بھی جرأت نہیں کہ وہ روک سکیں۔ اس کے برعکس انہی کی دیکھادیکھی ایک شیعہ تنظیم نے بھی جواب آں غزل شروع کر دیا تھا۔ لیکن شیعہ اکابرین نے اسے سختی سے یہ کہہ کر روک دیا کہ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمانوں کو کافر کہنا بجائے خود کافر ہے۔

### متفق علیہ حدیث

”الْمُسْلِمُ مِنْ سَلْمِ الْمُسْلِمِينَ بِيَدِهِ وَلِسَانِهِ“، مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ دوسرا جگہ مسلمون کی بجائے ”الناس“، بھی ہے۔

کسی جانب سے جواب نہ پا کر مجھ پر فرض ہو گیا کہ مفتیان دیوبند اور دیوبندی عموم کی غلط فہمیاں دور کروں شاید میری نحیف آواز حق عامۃ المسلمين کے دل میں اتر جائے اور

مسلمانوں کے اس دور ابتلا میں اتحاد مرمت، اخوت، تبھی اور رواداری کی کوئی صورت نکل آئے اور شیعوں میں جو بے چینی اور اضطراب ایک عرصہ سے جاری ہے وہ بھی دور ہو سکے۔ اور دیوبندیوں سے جودوری کا سبب ہے وہ بھی واضح ہو جائے کہ اگر مذہبی غلط فہمی ہو تو دور ہو سکتی ہے لیکن مسلمانوں کے خلاف طاغوتی سازشوں اور ان کے گماشتوں کی ہرزہ سرائیوں کو کون روک سکتا ہے۔ وہ خودا کا بر و علماء دیوبند کے بس میں بھی نہیں ہے۔

یوں تو شیعوں پر اذامات کی بھرمار ہے لیکن سردست مذکورہ فتوے کا جواب باصواب انتہائی اختصار سے پیش کر رہا ہوں۔ ارشاد الہی ہے:

انا نحن نزلنا الذکر وانا لله لحافظون (سورہ الحجر آیت 10)

”بیشک، ہم نے قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں،“۔ (ترجمہ مولانا فرمان علی مرحوم) شیعہ اثناء عشریہ امامیہ کا اجماع ہے کہ قرآن پاک میں نہ کسی ہے نہ زیادتی جیسا اللہ تعالیٰ نے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا حرف بحرف وہی ہے۔ اگر کسی شیعہ کتاب میں تحریف قرآن پر کوئی روایت ہے تو وہ دراست و اجماع کے خلاف ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر کوئی شیعہ تحریف قرآن کا عقیدہ رکھتا ہے تو وہ اس کا اپنا عقیدہ ہے صحیح العقیدہ شیعوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ موجودہ دیوبندی مفتیوں کے قیاسی و ظنی ریکارڈ درست کرنے کے لیے امام المغارب امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام اور دیگر آئندہ اطہار علیہم السلام کے فرائیں کی روشنی میں مسلک تشیع کے علماء اعلام کی قرآن پاک سے متعلق عقیدہ کی وضاحت پیش خدمت ہے۔

## تفسیر صافی جلد 1

امام اول امیر المؤمنین جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام نے دریافت فرمایا ”اے طلحہ جو قرآن حضرت عمر اور حضرت عثمان نے جمع کیا تھا کیا وہ سارے کا سارا قرآن ہے یا اس میں غیر

قرآن بھی ہے۔ طلحہ نے جواب دیا کہ وہ سارے کاسارا قرآن ہے حضرت علیؓ نے طلحہؓ سے فرمایا جو کچھ اس میں ہے اگر اس پر عمل کرو گے تو نار جہنم سے نجات پالو گے اور سیدھے جنت میں جاؤ گے بالتحقیق اس میں ہماری جمیں ہیں ہمارے حق کا بیان ہے اور ہماری اطاعت کے فرض ہونے کا تذکرہ ہے۔“

## اصول کافی

حضرت الیوب روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہر چیز کتاب خدا اور سنت رسول کی طرف لوٹائی جاتی ہے اور جو بھی حدیث کتاب خدا کے مطابق نہ ہو وہ جھوٹی ہے۔ (ناقص کتاب اس معیار پر پورا نہیں اترستکتی)

## احتیاج طبری جلد 2

شیعوں کے دسویں امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا:

”تحقیق یہ قرآن حق ہے اس میں کسی قسم کا غلط نہیں یہ بات تمام فرقوں کے نزدیک مسلم ہے اور یہ بات حد اجماع میں داخل ہو گئی ہے اور یہ تمام فرقے اس اجماع میں ہدایت و درستی پر ہیں۔“

## حافظت قرآن اور علمائے امامیہ

### شیخ صدوق محمد بن علی ابن بابویہ قمی اعلیٰ اللہ مقامہ

قرآن مجید کے بارے میں ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ یہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اسی کی وجہ ہے، اسی کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اسی کا قول ہے۔ یہ اللہ ہی کی کتاب ہے۔ باطل اس میں نہ آگے سے داخل ہو سکتا ہے، نہ پیچھے سے، اس کے قصے بچے اور اس کا قول فیصل ہے۔ یہ گھڑی ہوئی

اور فضول باتوں کا مجموعہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو تخلیق کرنے والا اور اسکو نازل کرنے والا، اس کا حفاظت اور اس کے ذریعہ کلام کرنے والا ہے۔

(اعتقاد یہ شیخ صدوق مع شرح، باب حادی عشر، صفحہ 92)

## شیخ مفید محمد بن نعمان بغدادی اعلیٰ اللہ مقامہ

موجودہ قرآن میں نہ کوئی جملہ ناقص ہے نہ کسی آیت میں کوئی عیب ہے اور نہ کسی سورہ میں کسی قسم کا نقص ہے۔

(تفیر الرحمن، صفحہ 17، بحوالہ کتاب المقالات شیخ مفید)

شریف رضیٰ محمد بن الحسن الموسوی، جامع نجح البلاغہ اعلیٰ اللہ مقامہ  
یہ ایک ایسی عظیم کتاب ہے کہ جس میں باطل نہ آگے سے شامل ہو سکتا ہے نہ پچھے سے اور یہ حکیم و حمید کی نازل کردہ ہے۔

(حقائق التاویل، صفحہ 40)

## شریف مرتضیٰ علم الہدیٰ علی بن الحسین الموسوی اعلیٰ اللہ مقامہ

بے تحقیق قرآن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے دور میں جمع ہو گیا تھا وہ اسی طرح تھا جس طرح کہ اب موجود ہے۔ اور اس پر دلیل یہ ہے کہ حضور اکرمؐ کے زمانے میں قرآن کا باقاعدہ درس ہوتا تھا اور پڑھایا جاتا تھا۔ اور صحابہؓ کی ایک جماعت کے ذمہ قرآن کے حفظ کرنے کا فریضہ سونپا گیا تھا اور وہ اپنی کارگذاری حضورؐ کے سامنے پیش کرتے اور باقاعدہ حفظ کردہ قرآن سناتے تھے۔ حضرات عبد اللہ ابن مسعود اور ابی بن کعب وغیرہ صحابی تو کئی مرتبہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکمل قرآن حفظ کر کے نہ پچھے تھے۔ اگر ذرا سبھی غور کیا جائے تو یہ سب باتیں ثابت کرتی ہیں کہ قرآن حضور اکرمؐ کے زمانے میں ترتیب پاچکا تھا۔

## شیخ الطائف طوسی ابو جعفر محمد بن حسن اعلیٰ اللہ مقامہ

قرآن میں کسی یا زیادتی کا الزام لگانا مناسب نہیں۔ کیوں کہ زیادتی کے کسی تصور کے صریح انداز ہونے پر اجماع ہے اور کسی کے متعلق عام مسلمانوں کا مذہب ظاہر یہی ہے کہ قرآن میں کوئی کسی نہیں ہوئی اور ہم شیعوں کا مذہب بھی یہی ہے اور اس کی تائید علامہ مرتضی نے بھی کی ہے، اور یہی بات روایات سے بھی ظاہر ہے۔ اگر کسی سنی یا شیعہ سے ایسی کوئی روایت نقل ہوئی ہے کہ قرآن مجید کی کچھ آیات ضائع ہو چکی ہیں، یا ایک آیت اپنے مقام سے ہٹا کر دوسرے مقام پر رکھ دی گئی ہے تو اسی روایات خبر احادیث سے ہیں جو یقین کا درجہ نہیں رکھتیں اور ان سے پہلو یہی کرنا اور ان کا چھوڑ دینا، ہی درست ہوگا۔

(تفسیر صافی صفحہ 36، بحوالہ التبیان از شیخ الطائف محمد بن حسن طوسی آعلیٰ اللہ مقامہ)

## امین الاسلام طبری ابو علی فضل بن حسن اعلیٰ اللہ مقامہ

قرآن مجید میں زیادتی کا ہوتا تو بالا جماع غلط اور باطل ہے اور ہم شیعوں کا عقیدہ فرقہ حشویہ اور بعض اصحاب کی اس رائے کے خلاف ہے کہ قرآن میں تغیر اور نقصان ہوا ہے۔ یعنی ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن میں کوئی کسی بھی واقع نہیں ہوئی۔ علم الہدی سید مرتضی نے بھی یہی فرمایا ہے۔  
(مجموع البیان، صفحہ 5)

## ابن شہر آشوب محمد بن علی بن شہر آشوب مازندرانی اعلیٰ اللہ مقامہ

اور حضورؐ کو ایسی کتاب ملی جو محفوظ ہے۔ اس میں نہ تبدیلی ہوئی، نہ کسی قسم کا تغیر ہوا۔

(مناقب آل ابی طالب، جلد 1 صفحہ 9)

# فتح اللہ کا شانی اعلیٰ اللہ مقامہ

قرآن مجید کی اور زیادتی سے قطعاً محفوظ ہے اور یہی عقیدہ ہمارے جمہور کا ہے۔

## شیخ حر عاملی محمد بن حسن اعلیٰ اللہ مقامہ

جو شخص روایات اور تاریخ کے ابواب میں غور و فکر کرے تو یقیناً جان لے گا کہ قرآن تواتر کے اعلیٰ درجے پر فائز ہے اور ہزاروں صحابہ کرام حافظ اور قاری قرآن تھے۔ نیز یہ قرآن پیغمبر اسلام کے زمانے میں جمع ہو چکا تھا۔

(الفصول الہمہہ فی تالیف الامت صفحہ 166)

## شیخ محسن فیض الکاشافی اعلیٰ اللہ مقامہ

اگر قرآن مجید میں کسی یا زیادتی تسلیم کر لی جائے تو کئی مسائل پیدا ہوں گے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب قرآن تحریف شدہ یا تبدیل شدہ ہے تو پھر اس کی کسی بھی بات پر اعتقاد باقی نہیں رہے گا۔ اگر قرآن میں کسی یا زیادتی مان لیں تو پھر اس کے موجود ہونے کا فائدہ اس کے احکام پر عمل کرنے کا فائدہ اس سے تمسک رکھنے کا فائدہ غرض تمام فائدہ ختم ہو جائیں گے۔ یہ ارشاد الہی ہے کہ یہ کتاب عزیز ہے، باطل اس میں نہ آگے سے داخل ہو سکتا ہے نہ پیچھے سے۔ اور یہ بھی ارشاد خالق ہے کہ ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ ان آیات کے بعد قرآن مجید میں کسی قسم کی تحریف یا تغیر کا کوئی امکان کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ معتبر حدیث ہے کہ مجھ سے منسوب کوئی قول درست سمجھو اگر اسے قرآن کے مطابق پاؤ اور اسے غلط سمجھو جو قرآن کے خلاف ہو، تو اگر قرآن میں تحریف مان لی چاہے تو پھر اس ارشاد پر عمل کرنے کا کیا فائدہ ہو گا۔

(تفیر صافی صفحات 33-34)

# قاضی نور اللہ شوستری شہید ثالث اعلیٰ اللہ مقامہ

قرآن اتنا ہی ہے جتنا موجود ہے۔ جو اس سے زیادہ کہے وہ جھوٹا ہے۔ قرآن عہد رسالت میں ترتیب کے ساتھ جمع ہو چکا تھا اور ہزاروں صحابہؓ سے حفظ اور نقل کرتے تھے۔ جنہو را مامیہ بعد تغیر کے قائل ہیں۔ زیادتی کی روایات کیا ہیں۔ ایسی تمام روایات ناقابل اعتبار ہیں۔ چند غیر موثق آدمیوں نے انہیں روایت کیا ہے۔ ایسی تمام روایات ناقابل قبول ہیں کیونکہ اکثر احادیث میں ہے کہ روایات کو قرآن کے مقابل رکھو اگر روایات قرآن کے مطابق نہ ہوں تو انہیں دیوار پر مارو چنانچہ زیادتی یا کمی کی روایات کو جب قرآن کے سامنے لایا گیا تو انہیں فرمان قرآن، ”اَنَّا لِهِ لَحَافِظُونَ“، کے خلاف پایا، جس کی تفسیر میں مفرین شیعہ نے لکھا ہے کہ اللہ قرآن کی ہر تغیر و تبدل، تحریف، زیادتی اور نقصان سے حفاظت کرنے والا ہے۔ اگر قرآن میں تحریف ہو تو یہ کلام بشر ہو گیا تو پھر اہل زمانہ کے لیے اس کا جواب لانا کیوں ناممکن ہے، کیوں نہیں اس کی مثال بنالاتے۔

## محمد حسین طباطبائی اعلیٰ اللہ مقامہ

قرآن مجید اللہ کی حفاظت میں ہے اور کمی زیادتی سے محفوظ ہے، آج نبوت کے صحیح ہونے کا سارا دارود اس بات پر ہے کہ قرآن ہر تحریف سے محفوظ ہو موصویں علیہم السلام نے روایات کے پرکھنے کا معیار قرآن کو قرار دیا ہے، اگر قرآن خود ہی محرف اور تبدیل شدہ ہو تو روایات کی درست یا غلط ہونے کا پتہ کیسے چلے گا۔“

(تفسیر ابیز ان صفحات 109-110-111)

## ابوالقاسم الخوئی اعلیٰ اللہ مقامہ

مسلمانوں میں یہی معروف ہے کہ قرآن میں تحریف نہیں ہو گئی ہے اور یہ قرآن جو

ہمارے پاس ہے یہ تمام کا تمام وہی قرآن ہے جو رسول اکرم پر نازل ہوا ہے اور علماء کی بہت بڑی تعداد نے اس کی تصریح کی ہے۔ ان علماء میں رئیس الحمد شیخ جناب شیخ صدق محمد بن بابویہ ہیں۔ انہوں نے عدم تحریف کو معتقدات امامیہ سے ثابت کیا ہے اور ان میں شیخ الطائف ابو جعفر محمد بن حسن طوسی ہیں جنہوں نے اپنی تفسیر البیان کے شروع میں اس کی وضاحت فرمائی ہے اور اس بارے میں علم الہدی سید مرتضی کے دلائل نقل کئے ہیں۔ اور طبری نے اپنی تفسیر مجمع البیان کے مقدمہ میں اور شیخ جعفر نے اپنی کتاب کشف الغطاء کے باب بحث القرآن میں اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ عدم تحریف پر اجماع ہے اور علامہ شہشہانی نے اپنی کتاب عروہ الوہقی کے باب بحث القرآن میں یہ تحریف فرمایا ہے کہ جمہور مجتہدین عدم تحریف کے قائل ہیں۔ اور محدث الکاشانی نے اپنی دونوں کتابوں (الوانی اور علم الیقین) میں اور شیخ محمد جواد البلاغی نے اپنی تفسیر آلاء الرحمن میں بھی اس کی تائید فرمائی ہے۔

(البیان صفحہ 200)

## سید العلماء سید علی نقی النقوی اعلیٰ اللہ مقامہ

قرآن مجید وحی سماوی اور کتاب رباني، منزل من اللہ، رسول کا اعجاز ہے اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں اور نہ ہی اس میں ذرہ برابر باطل کا شایبہ ہے اور اس پر ایمان و اعتقاد کامل تمام مسلمانوں کے اسلام کا جزو اعظم ہے۔

(تحریف قرآن کی حقیقت، صفحہ 5)

## صحیفہ اعجاز

قرآن حکیم کو اللہ تعالیٰ نے حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مججزہ بنا کر نازل فرمایا۔ تو ختم نبوت کے اس صحیفہ اعجاز کا محفوظ بھی خود ہی بنا اور دنیا چھوڑنے سے پہلے حضرت خاتم الانبیاء جناب مرسل اعظم نے اپنی مشہور حدیث ثقلین کے ذریعے ”قرآن و اہلیت“، کو ایک

دوسرے کا ساتھ "لن یفترقا، کی قید کے ساتھ بنایا اور بتایا۔ یہی وجہ کہ چودہ سو سالوں میں چودہ سو لاکھ قیامت خیز انقلابات آئے گر قرآن حکیم کے زیر وزیر تک میں فرق پیدا نہ ہوا۔ یہی وہ آسمانی اعجازی کتاب ہے جس میں کسی قسم کی تحریف کی زیادتی رد و بدل آج تک ممکن نہ ہو سکی۔ حالانکہ اسلام دشمن طاقتوں نے "تحریف القرآن" کے سلسلے میں کافی زور آزمائی اور غوغائی آرائی کی۔

اگر مسلمانوں نے عقل و هوش سے کام لیا ہوتا تو تحریف قرآن کا گھناؤ نافرہ نہ دامن قرطاس پر آج نظر آتا۔ نہ یہ مکروہ بحث کہیں سنائی دیتی۔

(انوار القرآن صفحہ 4، ناشر مصباح القرآن ٹرست، اردو بازار 24 الفضل مارکیٹ لاہور)

## موجودہ مجتہدین و مراجع عظام

ولی فقیر آیۃ اللہ السید علی خامنہ ای ایران، آیۃ اللہ آقائے السید علی سیستانی نجف اشرف عراق، آیۃ اللہ میرزا حسن الحائری احقاقی کویت، آیۃ اللہ السید محمد شیرازی قم ایران، آیۃ اللہ السید سعید الحکیم نجف اشرف عراق، آیۃ اللہ شیخ بشیر حسین نجف اشرف عراق آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی قم ایران، آیت اللہ آقائی شیخ محمد فاضل نکرانی قم ایران مولانا سید رضی جعفر نقوی مجتہد کراچی، مولانا سید ابن حسن رضوی مجتہد کراچی، مولانا محسن علی نجفی مجتہد اسلام آباد، مولانا حافظ سید ریاض حسین نجفی مجتہد لاہور، مولانا محمد شفیع مجتہد لاہور، مولانا محمود الحسن خان مجتہد، جون پور انڈیا، مولانا سید حمید الحسن مجتہد لکھنؤ، انڈیا۔ سب کا اتفاق ہے کہ قرآن مجید میں کوئی تحریف نہیں ہوئی ہے۔

## فی الحال

شیعہ اثناء عشریہ امامیہ کے عقائد کی تائید میں مسلک دیوبند کے مستند اساتذہ خانوادہ ولی اللہی کے چشم و چراغ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، مولانا شاہ عبد الحق دہلوی اور ثقہۃ الاحتفاف شیخ الحدیث علامہ سید شمس الحق افغانی کے بیانات پیش کرتے ہیں۔

شاید موجودہ مفتیان دیوبندی سی حنفی اپنے عقیدہ کی اصلاح کر سکیں اور بہتان طرازی سے بازا آ کر بارگاہ احادیث میں مغفرت خواہ ہوں۔

# شیعہ اور تحریف قرآن

علوم القرآن ص 134-135-136 از حضرت علامہ مولانا سید شمس الحق افغانی، شائع کردہ المکتبہ الاشرفیہ جامعہ اشرفیہ شارع جلال الدین رومی (فیروز پور روڈ) لاہور میں شیعہ اثناء عشری کے عقیدہ کی تصدیق فرمائی ہے۔

”مستشرقین جب ہر طرح قرآن کی تحریف ثابت کرنے سے عاجز آگئے تو بڑے زورو شور سے یہ لکھ دیا کہ مسلمانوں کا بڑا افراد تحریف قرآن کا قائل ہے اور وہ شیعہ ہے اور اس انداز سے لکھا کہ گویا تحریف قرآن شیعوں کا مسلم عقیدہ ہے۔ حالاں کہ یہ بالکل غلط ہے۔ شیعوں کا مذہب وہی ہے جو سنیوں کا ہے کہ قرآن مکمل طور پر محفوظ ہے اور اس میں ایک حرفاً کی کمی بیشی نہیں ہوئی جس کے لیے شیعوں کی متعدد کتابوں کے حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔“

1۔ شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن علی بابویہ رسالہ اعتقادیہ میں لکھتے ہیں:-

ما بین الدفتین لیس با کثرا من ذلک جو پچھے قرآن کی ان دو جلدوں میں ہے  
ومن نسب البیان انه اکثر فہر کاذب قرآن اسی سے زیادہ نہیں اور جس نے ہم  
سے یہ منسوب کیا ہے وہ زیادہ جھوٹا ہے۔

2۔ تفسیر مجحیم البیان ابو القاسم علی بن الحسین الموسوی میں ہے:-

ان القرآن علی عهد رسول الله قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے  
صلی اللہ علیہ وسلم مجموعاً میں جمع ہو چکا تھا۔ جیسا کہ اب ہے۔ جو  
مشولفاً علیٰ ماهوا لان و ذکران من امامیۃ اور حشویہ اس کے خلاف ہیں ان کا  
خالف من الامامیۃ والحسویۃ لا یعتبر اعتبار نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ انہوں نے ضعیف  
بخلافہم لانہم قبلوا الاخبار خبروں کو قبول کیا ہے۔

الضعیفة

3۔ سید مرتضی شیعی لکھتے ہیں:-

ان العلم بصحۃ القرآن کالعلم موجودہ قرآن کی صحت کا علم ایسا یقینی ہے  
جیسے مشہور شہروں کی موجودگی کا علم، اور بڑے  
بڑے واقعات تاریخیہ کا علم۔  
بالبلدان والواقع الكبار

4۔ قاضی نور اللہ الشوستری الشیعی مصائب النواصب میں لکھتے ہیں:-  
مأنسب الى الشيعة الامامية بوقوع جوبات امامیہ شیعوں کی طرف منسوب کی گئی  
التغیر فی القرآن ليس مما قال به ہے کہ وہ قرآن میں تغیر مانتے ہیں یہ جمہور  
جمہور الامامیہ وانما قال به شرذمة امامیہ کا قول نہیں، بلکہ جھوٹے گروہ کا قول  
قليلة منهم لا اعتداد بهم وقال ہے جن کا اعتبار نہیں ملا صادق شرح کلینی  
الملاصادق فی شرح الكلینی مظہر میں لکھتے ہیں کہ قرآن کو اسی ترتیب کے  
القرآن بهذا الترتیب عند ظہور ساتھ بارہواں امام ظاہر فرمادیں گے۔  
الامام الثاني عشر

5۔ محمد بن الحسن الحسینی جو شیعہ امامیہ کے بڑے محدثین میں سے ہیں اپنے رسالہ میں  
لکھتے ہیں جو انہوں نے کسی ہم عصر عالم کی رد میں لکھا ہے کہ ”ہر کے تسع اخبار تشخص تو اتنی آثار  
نمودہ بعلم یقینی میداند کہ قرآن در غاییت درجه تو اتر بودہ و آلاف صحابہ ضبط و نقل کردہ و آں در عہد  
رسول اللہ جمیع و مولف بودہ،،، (ترجمہ) جس نے بھی اخبار و آثار تو اتنی کی جستجو کی وہ یقیناً جانتا  
ہے کہ قرآن موجودہ انتہائی تو اتر کے ساتھ ثابت ہے اور ہزار ہا صحابہ نے اس کو نقل و ضبط کیا ہے اور  
وہ حضور علیہ السلام کے زمانے میں جمع ہو چکا تھا۔

6۔ فروع کافی کتاب الروضۃ ص 85 میں حضرت علیؑ سے روایت ہے:-

هو کتاب کریم فضلہ و فضلہ و بینہ قرآن معزز کتاب ہے جس کو اللہ نے  
واوضحہ واعزہ و حفظہ من ان یاتیہ فضیلت اور بزرگی بخشی ہے اور اس کو باطل  
کی آمیزش سے محفوظ کیا ہے۔  
الباطل بین یدیہ

7۔ شیخ صدوق رسالہ عقائد میں لکھتے ہیں:-

القرآن المنزل وما بایدی الناس نازل شدہ قرآن اور جو قرآن لوگوں کے  
واحد لا زیادہ فیہ ولا نقصان باتھ میں ایک ہے جس میں کمی بیشی نہیں  
ان مستند حوالہ جات شیعہ کے بعد یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ شیعہ میں چند ناقابل  
اعتبار افراد کے سوا کوئی بھی تحریف یا قرآن میں کمی بیشی ہونے کا قائل نہیں۔ مزید تفصیل نعمان  
آل ولی کی کتاب الجواب لشیعہ المانصہ عبدالمحظہ کی جائے۔ قرآن حکیم تحریری اور دماغی  
دونوں طرح محفوظ ہے اور الفاظ قرآن اور مطالب قرآن دونوں معجزہ ہیں۔

## فضیلۃ الشیخ محمدث عظیم عبد الحق دہلوی

”آج تک سلف سے لے کر خلف تک کوئی محقق شیعہ بلکہ کوئی اہل اسلام بھی یہ عقیدہ  
(کہ قرآن میں میں کمی و زیادتی و تحریف ہوئی ہے) چنانچہ علماء شیعہ اس خیال کی براحت کتابوں میں  
بڑی شدود میں کرتے ہیں۔

شیخ صدوق ابو جعفر بن علی پابویہ اپنے رسالہ عقائد میں کہتے ہیں کہ جو قرآن کہ اللہ نے  
حضرت کو دیا تھا وہی ہے جواب لوگوں کے پاس موجود ہے۔ نہ اس میں کچھ کم ہوا ہے نہ  
زيادہ۔، فتح المنان مقدمہ تفسیر حقانی جلد 1، ص 63 طبع شیخ غلام علی اینڈ سنس لاهور

# شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

اما میہ کی تمام روایات میں موجود ہے کہ تمام اہلبیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی قرآن کو پڑھنے تھے اور عام و خاص کے ساتھ اسی کی وجہ پر تمک کرتے تھے۔ اور بطور گواہی اور صحت کے اسی کو پیش کرتے تھے اور اسی کی آیات کی تفسیر کرتے تھے اور وہ تفسیر کہ جو امام حسن عسکری کی طرف منسوب ہے لفظ بالفاظ یہی قرآن ہے اور اپنے لڑکوں، کنیزوں، خادموں اور اپنے اہل و عیال کو اسی قرآن کی تعلیم دیتے تھے اور اسی قرآن کے پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

(تحفہ اثناء عشریہ باب چھم ص 139 سطر 15، نولکشور، لکھنؤ اندھیا۔ ترجمہ ص 216 طبع کراچی)

شیعوں کی جانب سے عدم تحریف قرآن کے مسلسل بین ثبوت اور تصدیق بالقلب، اقرار بالسان اور وضاحت بالقسم کے بعد بھی از رہ دیو مالائی روایتوں استعمالی سازشوں، تعصب اور کج بھی موجودہ مفتیان دیوبند قبول دلیل نہ کریں اور ضد کریں کہ شیعوں کی فلاں فلاں کتابوں میں تحریف قرآن سے متعلق تحریریں موجود ہیں اس لئے شیعہ اسلام سے خارج ہیں۔ انتہائی افسوسناک دل آزار رویہ ہے۔

اہل سنت کی سینکڑوں مستند اور صحیح کتابیں پیش نظر ہیں جس میں تحریف قرآن کی بلا تکلف نشاندہی کی گئی ہے۔ لیکن کسی شیعہ عالم یا مفتی نے تحریف قرآن کے حوالہ سے سینیوں پر کبھی کفر کا الزام نہیں لگایا۔ اس لئے کہ انہیں معلوم ہے کہ سینیوں کا عقیدہ اور اجماع عدم تحریف قرآن پر ہے۔ اس کے باوجود بد دیانتی اور بہتان طرازی ہوگی اگر وہ ضد، نفرت اور عصیت کی بناء پر فتویٰ لگائیں یا جواب آس غزل کے طور پر بد تہیزی کریں۔

شیعوں کے ایسے مکمل دلائل کے بعد بھی مفتیان دیوبندی حنفی شیعوں کو معتم کرنے پر مصر اور بضد ہیں تو اس وقت ان کی خدمت میں صرف ایک قرآن مجید پیش کیا جاتا ہے۔ صمیم قلب سے ملاحظہ فرمائیں اور فتویٰ کا شوق پورا کریں۔

(حسبنا کتاب اللہ)

ترجمہ: شیخ الحنفہ حضرت مولانا محمود احسان

تفسیر: شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی

”یہ قرآن شریف مع ترجمہ و تفسیر خادمین حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود کی طرف سے ہدیہ ہے۔ یہ قرآن پاک شاہ فہد اور رابطہ عالم اسلامی کے تعاون سے قران کریم پرنگ کمپلیکس مدینہ منورہ سے شائع کر کے لاکھوں کی تعداد میں پاکستان و ہندوستان اور بیگلہ دیش کے حاجج میں تقسیم کیا گیا اس کے علاوہ ان ملکوں میں جہاں اردو پڑھی یا سمجھی جاسکتی ہے وہاں کے وزارتِ مذہبی امور اور دیگر دینی اداروں کو بھیجا گیا تاکہ مسلمانوں میں مفت تقسیم کریں۔“

قرآن پاک کا یہ اردو ترجمہ اور تفسیر اسلامی جمہوریہ پاکستان کی وزارتِ مذہبی امور کی طرف سے معتمد و مصدق ہے مشہور علمی شخصیت حضرت مولانا ابو الحسن علی الندوی نے مترجم و مفسر کی علمی عظمت کا اعتراف کیا ہے اور اس ترجمہ و تفسیر کی توثیق ان الفاظ میں کی ہے۔

”اردو زبان میں یہ سب سے اچھا ترجمہ ہے اس کی طباعت و اشاعت ہوئی چاہیے۔“  
یہ تمام الفاظ بعینہ محولہ بالا قرآن کے ورق اول میں درج ہیں۔ جو سعودی حکومت نے تقریباً اس لاکھ شائع کیا ہے۔ اور پاکستان، ہندوستان اور بیگلہ دیش میں مفت تقسیم کیا۔

تحریف کی نشاندہی (مشتبہ از خوارے)

پارہ 4، آلمحران آیت نمبر 144 صفحہ 88-87 حاشیہ نمبر 3

قد خلت من قبله الرسل افائن مات او قتل انقلبتم على اعقابكم  
عبدالله بن مسعود کے مصحف اور ابن عباس کی قراءۃ میں ”الرسل“ نہیں ”رسل“ کہروہ ہے  
(تفصیل اصل حاشیہ میں موجود ہے)

2۔ پارہ 4، سورۃ النساء آیت نمبر 12 صفحہ 102 حاشیہ نمبر 3

وان کان رجل یورث کللة او امراة وله اخ او اخت فلکل واحد منها

السدس متعدد صحابہ کی تراویت میں

وله اخ و اخت کے بعد من الام کا کلمہ صریح موجود ہے اور اس پر سب کا اجماع ہے

۔ 3۔ پارہ 8، سورۃ الانعام آیت نمبر 158 صفحہ 199

لا ينفع نفساً إيمانها لم تكن أمنت من قبل أو كسبت في إيمانها خيراً  
تقدير عبادت کی ابن الحمیر وغیرہ محققین کے نزدیک یوں ہے۔

لا ينفع نفساً إيمانها او كسبها خيراً لم تكن أمنت من قبل او لم تكن كسبت في  
إيمانها خيراً

۔ 4۔ پارہ 16، سورۃ مریم آیت نمبر 55 صفحہ 416 حاشیہ نمبر 8

وكان يامر أهله بالصلوة والزكوة و كان عند ربه مرضيا  
چنانچہ عبد اللہ بن مسعودؓ کے مصحف میں ”لہ“ کی جگہ ”قومہ“ تھا۔

۔ 5۔ پارہ 18 سورۃ النور آیت نمبر 2 صفحہ 466 حاشیہ نمبر 2

الزانیة والزانی فاجلد واکل واحد منها مائة جلد  
”چنانچہ آپ نے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پرواں نہ آپ کے خلقاء نے حتی کہ  
حضرت عمرؓ کو جرم محسن کے متعلق یہ اندیشہ ہوا بلکہ مکشوف ہو گیا کہ آگے چل کر بعض زانعین  
اس کا انکار کرنے لگیں گے تو آپ نے منبر پر چڑھ کر صحابہ و تابعین کے مجمع میں اس حکم خداوندی کا  
بہت شدود م سے اعلان فرمایا اور اس میں قرآن کی ایک آیت کا حوالہ دیا جس میں رجم محسن کا  
صریح حکم تھا اور جس کی تلاوت بعد میں منسوخ ہو گئی مگر حکم باقی رہا۔“

مزید تفصیل بخاری باب الرجم مسلم باب حد ذات ابن ماجہ ترمذی جلد 1 ابو داؤد تفسیر در  
منشور میں دیکھ سکتے ہیں۔

۔ 6۔ پارہ 21 سورۃ الاحزاب آیت 6 صفحہ 556 حاشیہ نمبر 6

النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم و ازواجه امہتہم

”ابی بن کعب وغیرہ کی قرات میں آیت ۷۶ النبی اولی بالمؤمنین کے ساتھ وہ اب لهم کا جملہ اسی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ باپ بیٹے کے تعلق میں غور کرو۔“  
7۔ پارہ 23 سورۃ یسون آیت نمبر 35 صفحہ 590 حاشیہ 2

لیا کلوا من ثمرہ و ما عملته ایدیہم افلا یشکرون

”مترجم محقق نے وما عملته ایدیہم میں ”ما“ کو نافیہ لیا ہے کما ہو و آب اکثر المتأخرین لیکن سلف سے عموماً ”ما“ کا موصولہ منقول ہے اور اسی کی تائید میں ابن مسعود کی قرات ”ومما عملته ایدیہم“ سے ہوتی ہے۔“

8۔ پارہ 23 سورۃ الصافات آیت نمبر 130 صفحہ 600 حاشیہ نمبر 12

سلام علی اہل یاسین

”بعض نے“ آل یسین، ”بھی پڑھا ہے۔

9۔ پارہ 28 سورۃ طلاق آیت نمبر 6 حاشیہ 1 صفحہ 741-740

اسکتو هن من حيث سکتم من وجد کم ولا تضاروهن لتصیقو اعلیہن  
چنانچہ مصحف ابن مسعود میں یہ آیت اس طرح تھی

اسکتو هن من حيث سکتم ”وانفقوا علیہن“ من وجد کم

10۔ پارہ 20 سورۃ العنكبوت آیت نمبر 11 صفحہ 529 حاشیہ 3

ولیعلم من الله الذين آمنوا ولیعلم من المنافقین

”البَّتْ مَعْلُومَ كَرَے گا اللہ ان لوگوں کو جو یقین لانے ہیں اور البَّتْ مَعْلُومَ کرَے گا جو لوگ دغا باز ہیں۔“

اس قسم کے مواضع میں ”لیعلم من الله“ کے معنی ”لیسرین الله“ کے لینا ابن عباس سے منقول ہے کما فی تفسیر ابن کثیر

11- پارہ 24 سورۃ الزمر آیت نمبر 53 صفحہ 618 حاشیہ نمبر 2

ان الله يغفر الذنوب جمیعا

لہذا ان الله يغفر الذنوب جمیعا کو "لمن یشاء" کے ساتھ مقید سمجھنا ضروری ہے۔

12- پارہ 24 سورۃ المؤمن آیت نمبر 6 صفحہ 622 حاشیہ 2

انهم اصحاب النار

"بعض نے "لا نهم" کے معنی میں لیکر یہ مطلب بیان کیا ہے۔

13- پارہ 25 سورۃ الشوریٰ آیت 23 صفحہ 646 حاشیہ 3

قل لا استلکم علیه اجرًا الا المودة لِي الْقَرِبَىٰ

"تو کہہ میں مانگتا نہیں تم سے اس پر کوئی بدلہ مگر دوستی چاہیے قرابت میں۔"

بعض علماء نے مودۃ لِي الْقَرِبَىٰ سے اہلبیت نبوی کی محبت مراد لے کر یوں معنی کئے ہیں کہ میں تم سے تبلیغ پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا بس اتنا چاہتا ہوں کہ میرے اقارب سے محبت کرو کوئی شبہ نہیں کہ اہل بیت اور اقارب نبی کریم صلعم کی محبت و تعظیم اور حقوق شناسی امت پر لازم اور واجب ہے۔ لیکن آیت هذا کی تفسیر اس طرح کرنا شان نزول اور روایات صحیحہ کے خلاف ہونے کے علاوہ حضورؐ کی شان رفع کے مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے۔"

(اہل سنت کی صحیح ترین کتب، مدرسۃ الصحیحین، ذخیر العقی، طبری، صواعق حرقة، تفسیر درمنثور، تفسیر طبری، فضائل صحابہ از احمد بن حنبل وغیرہ نے بھی صرف اہلبیت نبوی مراد لئے ہیں۔)

شیخ الاسلام مولانا عثمانی نے اس فرمان رسول کو مسترد کر دیا۔ قربی سے اہلبیت اور اقارب مراد لینا شان نزول روایات صحیحہ کے خلاف ہونے کے علاوہ حضورؐ کی شان رفع کے مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ شیخ الاسلام نے ایک طرف قربی سے مراد اہلبیت کو اس لیے مسترد کر دیا کہ یہ حضورؐ کے شان رفع کے خلاف ہے کہ وہ امت سے اپنی اہلبیت کی محبت کا سوال کر رہیں۔"

لیکن دوسری جانب شیخ الاسلام نے پارہ نمبر 18 سورہ المؤمنون آیت نمبر 101 میں  
464 حاشیہ 4 فاذا نفح فی الصور فلا انساب بینهم یومئذ ولا یتساء لون یعنی، پھر  
جب پھونک ماریں تو نہ قراتیں ان میں اس دن اور نہ ایک دوسرے کو پوچھئے، پر لکھا ہے۔ کہ ”  
بعض احادیث میں نبی کریم صلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سارے نب اور دامادی کے تعلقات  
منقطع ہو جائیں گے۔ الانسبی و صہری بجز میرے نسب اور صهر“

شیخ الاسلام اور ان کے ہم مسلک بتائیں کہ کیا یہ بات حضور صلم کے شان رفع کے  
مناسب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے واضح فیصلہ کے خلاف رسول اللہ کی نسبت سے کوئی روایت پیش کی  
جائے۔

لیکن ایک بے سروپا، جھوٹا واقعہ چپاں کرنا تھا اس لیے اس روایت کو شان رفع کے  
مناسب سمجھا۔ افسوس صد انسوں قرآن کی تفسیر بالارجح اور اپنے عقیدہ کی تقویت کے لئے حضور  
پاک کے متعلق اس قسم کی رائے زنی اور قیاس آرائی تو ہیں قرآن و رسالت کے مترادف ہے۔

14۔ پارہ 27 سورہ الحمد یہ آیت 29، صفحہ 718 حاشیہ 13

لَنْلَا يَعْلَمُ أهْلُ الْكِتَابَ إِلَّا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللَّهِ  
تَأْكِيدَة جانیں کتاب والے کہ پانہیں سکتے کوئی چیز اللہ کے فضل میں نہ سے۔

”تغییہ“ حضرت شاہ صاحب نے آیت کی تفسیر اسی طرح کی ہے لیکن اکثر سلف سے  
منقول ہے کہ یہاں ”لنلا یعلم“ بمعنی لکھی یعلم“ کے ہیں یعنی تاکہ جان لیں اہل کتاب۔  
ترجمہ میں نہ جانیں“ اور تفسیر میں جان لیں لفظ اور معنی دونوں میں تحریف۔

## دوسرابہتان

ک شیعہ اثناء عشریہ امامیہ کا عقیدہ ہے کہ جبریل نے وحی میں غلطی کی۔  
اس لئے اسلام سے خارج ہیں۔

یہ کسی بھی جاہل سے جاہل شیعہ کا عقیدہ نہیں ہے۔ کہ جناب جبریل سے نصیحی ہوتی  
جناب جبریل سید الملائکہ ہیں نوری مخلوق اور معصوم ہیں۔ غلطی کا عقیدہ تو درکنار ایسا تصور بھی گناہ  
عظیم ہے۔ معاذ اللہ

یہ کس قدر دینی بد دینی ہے کہ عقیدہ خود ہی گھڑا اور شیعوں پر تھوپ دیا۔ نہ اللہ یاد نہ  
موت یا دشیعہ عقائد کی کسی کتاب میں یہ عقیدہ موجود نہیں، شیعوں پر سراسر بہتان ہے۔

هاتوا برهانکم ان کنتم صادقین

سید الملائکہ جناب جبریل امین کا وحی میں غلطی کرنا۔

یہ عقیدہ ان لوگوں کا ہو سکتا ہے جن کا عقیدہ ہے کہ معصوم سے بھول چوک ہو سکتی ہے۔ وہ  
فرض نمازیں بھی ترک کر سکتا ہے اس پر شیطانی عمل کا اثر ہو سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس کے ثبوت  
کیلئے ملاحظہ فرمائیے۔

قرآن پاک ترجمہ شیخ الہند مولا ناصحہ موسیٰ الحسن اور تفسیری نوٹ شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی  
پارہ 23 سورۃ حس نمبر 32 حاشیہ 5 صفحہ 606

فقال انی احیبت حب الخیر عن ذکر ربی حتی توارت بالحجاب  
”توبولا میں نے دوست رکھا‘ مال کی محبت کو اپنے رب کی یاد سے یہاں تک سورج  
چھپ گیا اوث میں“

اس کے تفسیری نوٹ میں شیخ الاسلام نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے متعلق ایک  
واقعہ نقل کر کے فرماتے ہیں۔ ”غزوہ خندق میں دیکھ لونبی کریم صلعم کی کئی نمازیں قضاۓ ہو گئیں۔“  
قضاۓ نماز کی نسبت حضرت ختمی مرتبہ علیہ السلام سے دینا عصمت نبوت اور منصب  
رسالت کے خلاف ہے۔ اگر کسی کتاب میں کوئی روایت درج ہے جو تو ہیں رسول کا باعث ہو تو ایسی  
روایت کا نقل کرنا بھی تو ہیں اور مثال دینا افسوسناک ہے یہ وہی کر سکتا ہے جو جناب رسول اللہ کو  
اپنے جیسا خاطری بشر سمجھتا ہے۔ شیعہ عقیدہ سے اس کا قطعی کوئی تعلق نہیں۔

اسی قرآن پاک کے صفحہ نمبر 809 سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پارہ 30 کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں

”کہ کئی صحابہ (مثلاً عائشہ صدیقہ، ابن عباس، زید بن ارقم رضی اللہ عنہم) سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بعض یہود نے سحر کیا جس کے اثر سے ایک طرح کا مرض سا بدن مبارک کو لاحق ہو گیا۔ اس دوران میں کبھی ایسا بھی ہوا کہ آپ ایک دنیوی کام کر چکے ہیں مگر خیال گزرتا تھا کہ نہیں کیا یا ایک کام نہیں کیا اور خیال ہوتا تھا کہ کر چکے۔“

ایسی تحریر دیکھ کر تجہب ہوا، اس لئے کہ سحر ایک شیطانی عمل ہے اور شیطانی عمل کا اثر کسی مخصوص پر نہیں ہو سکتا۔ اور وہ بھی سید الانبیاء کے جسم مبارک پر جادو کا اثر ہو گیا۔ جس سے بھول چوک کا مرض لاحق ہو گیا۔ (استغفار اللہ)

سورۃ الحجر آیت نمبر 42، سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 65،

ترجمہ: ”شیطان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا“ ”ان عبادی لیں لک علیہم سلطان“

”بے شک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ زور نہیں۔“

ایسی بات وہی خاطی شخص حضور پاک سے منسوب کر سکتا ہے جو مخصوص کو اپنے جیسا خاطی بشر سمجھتا ہے۔ شیعہ عقیدہ قطعی اس عقیدے سے مبراء ہے۔ آگے چل کر اسی صفحہ پر رقمطر از ہیں۔

”جیسے کبھی یہاں ہوئے بعض اوقات غشی طاری ہو گئی۔ یا کئی مرتبہ نماز میں ہو گیا آپ نے فرمایا میں بھی ایک بشر ہوں؛ جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں۔ میں بھی بھول جاؤں تو یاد دلادیا کرو۔“

شیعہ اثناء عشریہ کا عقیدہ راخنہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خاتم النبین والمرسلین مخصوص ہیں اور تمام مخصوصوں سے افضل ہیں۔ آپ کے وصال سے سلسلہ وحی والہام ختم ہو گیا۔ حضور پاک کی شان وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے واشکاف الفاظ میں فرمایا۔ پارہ 27 سورۃ النجم آیت نمبر 1 تا 5 صفحہ 698 ترجمہ شیخ الہند

”فِتْمٌ هُوَ تَارِيَّہ کی جب گرے بہکانہیں تمہارا رفیق اور نہ بے راہ چلا اور نہیں بولتا اپنے نفس کی خواہش سے یہ تو حکم ہے بھیجا ہوا۔“

آپ پر ہو و نیان، جادو اور جان بوجھ کر نمازوں کی قضا ہونے کا عقیدہ وہی شخص رکھ سکتا ہے جو جریل امین سے غلطی ہونے کا احتمال رکھتا ہو۔

موجودہ مفتیان دیوبند اپنے اس عقیدہ فاسدہ سے شیعوں کو معاف رکھیں۔ اور شیعوں کو مہتمم اور اسلام سے خارج کرنے کی بجائے اپنے عقیدہ اور اخلاق و عادات کی اصلاح کریں۔ اس سلسلے میں شیعہ عقیدہ کی مزید وضاحت تفسیر نمونہ جلد اول، ناشر مصباح القرآن ثرست لا ہو، سورۃ البقرۃ آیت نمبر 103-102 میں دیکھی جا سکتی ہے۔

## تیسرا فتویٰ

شیعہ اثناء عشریہ امامیہ ائمہ کو معصوم مانتے ہیں اس لئے اسلام سے خارج ہیں۔ اس لئے کہ دیوبندی سنی خنفی کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء کے علاوہ اور کوئی معصوم نہیں ہے۔ یقیناً شیعہ اثناء عشریہ امامیہ ائمہ اہل بیت کو معصوم مانتے ہیں۔ اور اصطلاح میں چودہ معصوم کہتے ہیں۔ یعنی حضرت خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ اور سیدۃ نساء العالمین جناب فاطمة الزہرہ علیہ السلام و امام الاولیاء امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور جوانان جنت کے سردار جناب امام حسن اور امام حسین علیہم السلام علی ابن الحسین زین العابدین تا امام محمدی علیہ السلام نو علیہم السلام جس کی تائید شیعہ اور سنی کتب میں بالصرارت موجود ہے۔

اختصار پیش نظر ہے اسی لئے صرف عقیدہ کے اظہار اور اس کے متعلق دیوبند کے شیعہ الحنفی اور شیعہ الاسلام کی عبارتوں پر اکتفاء کی جاتی ہے۔

پارہ نمبر 18، سورۃ النور آیت نمبر 55 صفحہ نمبر 477، حاشیہ نمبر 3،

”آخری خلیفہ حضرت امام مہدیؑ ہوں گے، جن کے متعلق عجیب و غریب بشارت سنائی

گئی ہیں۔ وہ خدا کی زمین کو عدل والنصاف سے بھر دیں گے اور خارق عادت جہادی نبیل اللہ کے ذریعے اسلام کا کلمہ بلند کر دیں گے۔“

ائمه مخصوص کون ہیں اور ان کے اسم گرامی کی جامع تفصیل امام الحست سبط ابن جوزی کی کتاب مستطاب تذکرہ الخواص الاممہ اور حجۃ الاسلام علامہ محمد حسین ساقی مرحوم کی تالیف برہان الایمان جامعۃ التقیین خانیوال روڈ ملتان، ”اصول دین“، تالیف حجۃ الاسلام مولانا محمد حسین اکبر ادارہ منہاج الحسین جوہر ثاؤن لاہور میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔“

ابھی تک دیوبندی سنی حنفی اپنے عقیدے پر کوئی مسکت اور مستند دلیل نہیں لاسکے سوائے فتویٰ دینے کے۔ شیعہ امامیہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے تمام فرشتے مخصوص، تمام انبیاء علیہم السلام مخصوص اور ان کے علاوہ جناب مریم مخصوصہ جس کی عصمت کی گواہی قرآن پاک نے دی۔

پارہ نمبر 3 آیت نمبر 42۔

یا مریم ان الله اصطفاک و ظهر ک و اصطفاک علی نساء العالمین  
”اے مریم بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن لیا اور پاک کر دیا۔ اور آپ کا انتخاب کیا تمام کائنات کی عورتوں پر۔“

اس سے بڑھ کر اور کیا عصمت کی دلیل ہوگی۔ حالانکہ جناب مریم نبی رسول اور امام و خلیفہ نہ تھیں اسی طرح ہلبیت علیہم السلام بھی مخصوص ہیں۔ جن کی عصمت کی گواہی قرآن پاک میں موجود ہے۔  
پارہ 22 سورۃ احزاب آیت نمبر 33، صفحہ 561،

انما يرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البت ویظہر کم تطهیرا  
”بس یہی اللہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی (تمام نجاستیں) دور کر دے اے اہل بیت اور تم کو پاکیزہ کر دے جیسا پاک کرنے کا حق ہے۔“

ترجمہ تفسیر مولانا محمود الحسن تفسیر و مولانا شبیر احمد عثمنی

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جسے پاک کرنے کا ارادہ کر لے وہ ہر طرح کی نجاستوں سے

پاک ہو گیا۔ گناہ بھی نجاست ہے اس سے بھی پاک ہو گیا۔ یہی تو عصمت ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ  
شیعہ نقطہ نظر سے حکم تکوینی ہے۔

پارہ 23، یسن، آیت نمبر 82، صفحہ 594

انما امرہ اذ ارادشیناً ان يقول له كن فيكون  
”بِسْ اس کا حکم (اللہ کا) جب کرنا چاہے کسی چیز کو اس کو کہے ہو جاوہ اسی وقت ہو جاتی ہے۔“  
ایک اور جگہ پارہ 12، سورہ حود آیت نمبر 107 میں ارشاد ہوتا ہے۔

ان ربک فعال لِمَا يُرِيد

”بِ شَكْ تَيْرَابَ كَرُؤُ الْتَّاهِ جَوْجَاهْتَاهِ۔“

اس میں چون و چوا کی گنجائش نہیں۔ البتہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے ارادہ میں شک کرے  
تاویلیں تلاش کرے، تفسیر بالرائے کرے وہ کیا ہے؟ مفتیان دیوبند فتویٰ دیں۔

اب رہا اہلبیت سے کون سی شخصیات مراد ہیں۔ دیوبندی سنی حنفی مفسرین کے نزدیک  
اہل بیت سے مراد ازواج النبی بھی ہیں۔ حالانکہ یہ آئیہ مبارکہ اپنے سیاق و سبق سے مختلف ہے۔  
ازواج النبی سے چند ایسی سنگین باتیں سرزد ہوئی ہیں۔ جو منانی عصمت ہیں۔ اس لیے آئیہ تطہیر کے  
معنی و مطالب میں دور از کارتاؤلیں کرتا پڑیں۔ لیکن زیر نظر وزیر تصریح قرآن پاک میں اس آیت  
کے تحت شیخ الاسلام مولانا عثمانی لکھتے ہیں ”کہ مسند احمد کی ایک روایت میں، ‘حق’، کے لفظ سے  
ظاہر ہوتا ہے، اس لئے آپ نے حضرت فاطمہ علی حسن حسین رضی اللہ عنہم کو ایک چادر میں لے کر  
اللهم ہنولاء اهلیتی وغیرہ فرمایا۔ یا حضرت فاطمہ کے مکان کے قریب سے گزرتے ہوئے  
”الصلوۃ اہلبیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اهل البیت ویطہر کم  
تطہیرا“ سے خطاب کرنا اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ آیت کا نزول بظاہر ازواج کے حق میں  
ہوا۔ اور انہی سے تجا طب ہو رہا ہے مگر یہ حضرات بھی طریق اولیٰ اس لقب کے مستحق اور فضیلت  
تطہیر کے اہل ہیں۔“

اس کے بعد مفتیان دیوبند وہ دلائل اور اسناد پیش کریں کہ جوانبیاء تھم السلام کے علاوہ کسی دوسری شخصیات (ائمه کو) معصوم مانے تو اسلام سے خارج۔ حالانکہ زیر حوالہ جات قرآن پاک ترجمہ مولانا محمود الحسن تفسیری نوٹ شیخ احمد عثمانی پارہ 30، سورۃ آتین حاشیہ نمبر 2، صفحہ 796

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

”هم نے بنایا آدمی خوب سے اندازے پر“

”خیال کرو انسان کو اللہ نے پیدا کیا اور بہترین شکل و صورت میں پیدا کیا اس کا قوام ایسی ترکیب سے بنایا کہ اگر چاہے تو نیکی اور بھلائی میں ترقی کر کے فرشتوں سے آگے نکل جائے کوئی مخلوق اس کی ہمسری نہ کر سکے۔“

اسی ضمن میں اسی صفحہ 796 کے حاشیہ 2 پر ہے ”اگر یہ اپنی فطرت پر ترقی کرے تو فرشتوں سے گوئے سبقت لے جائے بلکہ مسجد ملائکہ بنے۔“

حالانکہ مسجد ملائکہ از روئے قرآن سوائے حضرت آدم علیہ السلام کے کوئی نہیں اور جناب آدم علیہ السلام زندگی کی پہلی سانس میں مسجد ملائکہ قرار پائے۔

اس وقت انہیں علیہ السلام کو نیکی اور بھلائی اور اپنی فطرت پر ترقی کرنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ اس کی تصدیق سورۃ انعام آیت نمبر 124 حاشیہ نمبر 3 صفحہ 191

الله اعلم حيث يجعل رسالته

”اللہ خوب جانتا ہے اس موقع کو جہاں بھیجے اپنے پیغام۔“

”خیر یہ تو خدا ہی جانتا ہے اس موقع کو کہ کون شخص اس کا اہل ہے کہ منصب پیغمبری پر سرفراز کیا جائے اور اس عظیم الشان امانت اللہ یہ کا حامل بن سکے۔ یہ نہ کوئی ایسی چیز ہے کہ دعا، ریاضت یاد نیادی جاہ و دولت سے حاصل ہو سکے۔، دوسری جگہ ارشاد ہے قدرت ہے

پارہ 30 سورۃ الہیۃ آیت نمبر 7، صفحہ نمبر 799،

”یعنی جو لوگ سب رسولوں اور کتابوں پر یقین لائے اور بھلے کاموں میں لگے رہے

وہی بہترین خلاائق ہیں۔ حتیٰ کہ ان میں سے بعض افراد بعض فرشتوں سے آئے لکھ جاتے ہیں۔“ وہ کون لوگ ہیں جو نبی تو نہیں ہیں مگر معصوم فرشتوں سے افضل ہیں، معصوم ہیں۔ اس کی تفصیل اور معلومات شواہدالتز میں حاکم جنکانی، صواعق حرقة، نور الابصار، تفسیر در منشور، مناقب از خطیب خوارزمی اور تفسیر طبری، فصول الحسمہ اور تفسیر فتح القدیر وغیرہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

حالانکہ فرشتے نوری مخلوق اور مطلقًا معصوم ہیں۔ جب کوئی انسان بقول شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی فرشتوں سے نیکی اور بھلائی میں آگے نکل جاتا ہے تو وہ شخص معصوم کیا معصوم سے بڑھ کر ہو گا۔ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ وہ ائمہ اثناء عشر ہیں جو معصوم ہیں۔ یا ان اشخاص کی نشاندہی مفتیان دیوبند کریں۔ جو معصوم نہیں مگر فرشتوں سے افضل اور مسحود طالکہ ہیں۔

## چوتھا بہتان

حضرت عائشہؓ پر تہمت لگانا، مفتیان دیوبند خصوصاً رئیس دارالافتاء جامعہ اسلامیہ بنوری نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ چونکہ شیعہ اثناء عشر یہ امامیہ حضرت عائشہؓ پر تہمت لگاتے ہیں اس لئے اسلام سے خارج ہیں۔ (العظمۃ اللہ)

تمام شیعہ از روئے قرآن حضرت عائشہؓ کو ام المؤمنین مانتے ہیں تمام ازدواج نبی علیہ السلام امت کی مائیں ہیں ان کا احترام امت پر لازم ہے۔ شیعہ ان پر ہرگز کوئی اتهام نہیں لگاتے۔ اگر کسی واقعہ کا ذکر کرتے ہیں تو صرف قرآن پاک کے حوالہ سے یا تفاسیر اہلسنت دیوبندی سے۔ چنانچہ قرآن پاک ترجمہ مولانا محمود الحسن، تفسیری نوٹ مولانا شبیر احمد عثمانی طبع سعودی عرب

صفہ 468۔ 466 سورۃ النور آیت 12-11 حاشیہ 1 تا 3

ان الذين جاءوا بالافک عصبة منكم لا تحبوه شرالكم بل هو خير لكم لکل امریء منهم ما اكتب من الاثم والذی تولی کبرہ، منهم له، عذاب عظیم

”جو لوگ لائے ہیں یہ طوفان تمہیں میں سے ایک جماعت ہیں نم اس کو نجھوڑا اپنے حق میں بلکہ یہ بہتر ہے تمہارے حق میں ہر آدمی کے لیے ان میں سے وہ ہے جتنا اس نے گناہ کیا۔ اور جس نے اٹھایا ہے اس کا بڑا بوجھا اس کے واسطے بڑا عذاب ہے۔

صفحہ 466 کے حاشیہ پر لکھتے ہیں ”کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پرمفین نے جو جھوٹی تہت لگائی تھی اس میں بعض سادہ دل اور مخلص مسلمانوں کے پائے استقامت کو بھی قدرے لغزش ہو گئی تھی۔“

صفحہ 467 کے حاشیہ پر لکھتے ہیں۔ ”یہاں سے اس طوفان کا ذکر ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ پر اٹھایا گیا تھا واقعہ یہ ہے کہ نبی کریم صلعم 6ھ میں غزوہ المصطلق سے واپس مدینہ تشریف لا رہے تھے حضرت عائشہ بھی ہمراہ تھیں ان کی سواری کا اونٹ علیحدہ تھا۔“

مفمر مولا ناعثمانی پورا واقعہ افک لکھ کر بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں ”عبداللہ بن ابی بڑا خبیث بد باطن اور دشمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اسے ایک بات ہاتھ لگ گئی اور بد بخت نے واہی تباہی بکنا شروع کیا اور بعض بھولے بھالے مسلمان (مثلاً حسان، حضرت مسٹح اور عورتوں میں حمنہ بنت جحش) منافقین کے مفویانہ پروگنڈے سے متاثر ہو کر اس قسم کے افسونا ک تذکرے کرنے لگے، آخر حضرت عائشہ کی برات میں خود اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور کی آیتیں نازل فرمائیں۔

حاشیہ نمبر 4 تحریر فرماتے ہیں ”یعنی طوفان اٹھانے والے خیر سے وہ لوگ ہیں جو جھوٹ یا سچ اسلام کا نام دیتے ہیں اور اپنے کو مسلمان بتاتے ہیں۔“

اسی طرح قرآن میں جس کا بار بار حوالہ دیا جا رہا ہے۔ اس کے صفحہ 470 سورۃ النور حاشیہ 2 ”حضرت عائشہ پر طوفان اٹھانے والوں میں بعض مسلمان بھی نادانی سے شریک ہو گئے ان میں سے ایک حضرت مسٹح تھے جو ایک مفلس مہاجر ہونے کے علاوہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے اور خالہ زاد بھائی ہوتے ہیں۔ قصہ افک کے پہلے حضرت صدیق اکبران کی امداد اور خبر گیری کیا کرتے تھے جب یہ قصہ ختم ہوا اور عائشہ صدیقہ کی برات آسمان سے نازل ہو چکی تو

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ آئندہ مسٹح کی امداد نہ کروں گا۔ شاید بعض دوسرے صحابہ کو بھی ایسی صورت پیش آئی ہو، احادیث میں ہے کہ جب

الاتحبون ان یغفر اللہ لکم (کیا تمہیں پسند نہیں اللہ تمہیں مغفرت عطا فرمائے)

سورۃ نور، آیت نمبر 22

توفیر ابول اٹھے ”بلی یا ربنا انا نحب“ بے شک اے پروردگار ہم ضرور چاہتے ہیں یہ کہہ کر مسٹح کی جو امداد کرتے تھے بدستور جاری فرمادی بعض روایات میں ہے کہ پہلے سے دُگنی کر دی۔“

سورۃ احزاب صفحہ 560 آیت نمبر 28

یا ایها النبی قل لا زواج ک ان کتن تردن الحیوة الدنیا وزینتها ... کان ذالک  
علی اللہ یسیرا

”اے نبی کہہ دے اپنی عورتوں کو اگر تم چاہتی ہو دنیا کی زندگانی اور یہاں کی رونق تو آؤ کچھ فائدہ پہنچا دوں تم کو اور رخصت کر دوں بھلی طرح سے رخصت کرنا اگر تم چاہتی ہو اللہ کو اور اسکے رسول کو اور پچھلے گھر کو تو اللہ نے رکھ چھوڑا ہے ان کے لئے جو تم میں یہی پر ہیں بڑا ثواب“  
(الی آخرہ)

حاشیہ نمبر 6 پر مولانا عثمانی تفسیر میں لکھتے ہیں ”حضرت کی ازدواج نے دیکھا کہ لوگ آسودہ ہو گئے چاہا کہ ہم بھی آسودہ ہوں ان میں سے بعض نے آنحضرت صلم سے گفتگو کی کہ ہم کو مزید نفقة اور سامان دیا جائے جس سے عیش و ترف کی زندگی برکر سکیں حضرت کو یہ باتیں شاق گذریں۔ قسم کھائی کہ ایک مہینہ گھرنہ جائیں گے مسجد کے قریب ایک بالاخانہ میں علیحدہ فروش ہو گئے۔ صحابہ مختصر تھے۔ ابو بکر و عمر اس فکر میں ہوئے کہ کسی طرح یہ گھنی سلبہ جائے انہیں زیادہ فکر اپنی صاحبزادیوں (عائشہ اور حضہ) کی تھی کہ پیغمبر کو ملوں کر کے اپنی عاقبت خراب نہ کر بیٹھیں دونوں نے دونوں کو دھمکایا اور سمجھایا پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ انس اور بے تکلفی کی باتیں کیں آپ قدرے مترشح ہوئے۔ تو یہ آیت تحریر اتری یعنی اپنی ازدواج سے صاف صاف

کہہ دو کہ دوراستے میں سے ایک کا انتخاب کر لیں۔ اگر دنیا کی عیش و بہار اور امیرانہ ٹھانجھ چاہتی ہیں تو کہہ دو کہ میرے ساتھ تمہارا نبیں ہو سکتا۔ آؤ کہ میں کچھ دے دلا کر (یعنی کپڑوں کا جوز اجو مظاہر کو دیا جاتا ہے) تم کو خوبصورتی کے ساتھ رخصت کر دوں (یعنی شرعی طریقے سے طلاق دے دوں) اور اگر اللہ و رسول کی خوشنودی اور آخرت کے اعلیٰ مراتب کی طلب ہے تو پیغمبر کے پاس رہنے میں کمی نہیں جو آپ کے خدمت میں صلاحیت سے رہے گی۔ اللہ کے یہاں اس کے لئے بہت بڑا اجر تیار ہے۔ نزول آیت کے بعد آخرت میں تشریف لائے اول عائشہ کو حکم سنایا۔ انہوں نے اللہ اور رسول کی مرضی اختیار کی۔“

(حضور پاک کو ملول کرنے والی ازواج میں حضرت عائشہ اور حفصہ آگے آگئے تھیں اس لئے اللہ کا فیصلہ سب سے پہلے حضرت عائشہ کو سنایا گیا۔ اس افسوسناک واقعہ سے شیعوں کا کیا تعلق ہے؟ مفتیان دیوبند بتائیں۔)

ام المؤمنین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کا حضور پاک کے خلاف ساز باز اور راز فاش کرنا صفحہ 742 سورۃ الْتَّرْیِم آیت نمبر 1 تا 6 پارہ 28

یا ایها النبی لَمْ تُحِرِّمْ مَا احْلَ اللَّهُ لَكَ تَبَغَّى مِرْضَاتُ ازْوَاجِكَ وَالله  
غفور رحيم

”اے نبی تو کیوں حرام کرتا ہے جو حلال کیا اللہ نے تجوہ پر تو رضا مندی اپنی عورتوں کی اور اللہ بخششے والا مہربان مقرر کر دیا ہے اللہ نے تمہارے لئے کھول ڈالنا تمہاری قسموں کا اور اللہ مالک ہے تمہارا اور وہی سب کچھ جانتا حکمت والا۔ جب چھپا کر کبھی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات پھر جب اس نے خبر کر دی اس کی اور اللہ نے جتلادی نبی کو وہ بات تو جتلائی نبی نے اس میں سے کچھ اور ملادی کچھ۔ پھر جب وہ جتلائی عورت کو بولی تجوہ کو کس نے بتلادی۔ یہ کہا مجھ کو بتایا اس خبر والے واقف نے اگر تم دونوں تو بہ کرتی ہو تو جھک پڑے ہیں دل تمہارے اور اگر تم دونوں چڑھائی کرو گی اس پر تو اللہ ہے اس کا رفیق اور جبریل اور نیک بخت ایمان والے اور فرشتے اس

کے پیچھے مددگار ہیں۔ اگر نبی چھوڑ دے تم سب کو انہیں اس کا رب بد لے میں دیدے اس تو خور میں تم سے بہتر حکمر دار یقین رکھنے والیاں نماز میں کھڑی ہونے والیاں بندگی بجا لانے والیاں رزوہ رکھنے والیاں بیا ہیاں اور کنواریاں۔” (ترجمہ مولانا محمود الحسن)

### ان توبا الی اللہ فقد صفت قلوبکما

شیخ الہند مولانا محمود الحسن نے ”صفت“ کا ترجمہ جھک پڑنا کیا ہے۔ حالانکہ صفت کے معنی جھکنا کے نہیں لکھا تفسیر ابن کثیر اردو ناشر نور محمد کارخانہ تجارت کراچی نے صفت قلوبکما کا ترجمہ ”تم دونوں کے دل کج ہو گئے ہیں۔“ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم نے تفہیم القرآن جلد ششم میں حاشیہ نمبر 7 کے تحت لکھتے ہیں۔ ”اصل الفاظ ہیں“ ”فقد صفت قلوبکما“ ” صغ“ عربی زبان میں مرجانے اور تیز ہا ہو جانے کے معنی میں بولا جاتا ہے اور شاہ رفع الدین صاحب کا ترجمہ ہے کج ہو گئے ہیں دل تمہارے۔ حضرات عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عباس، سفیان ثوری اور ضحاک نے اس کا مفہوم بیان کیا ہے زاغت قلوبکما یعنی تمہارے دل را ہ راست سے ہٹ گئے ہیں امام رازی اس طرح کی تشرع میں کہتے ہیں ”حق سے ہٹ گئے ہیں“ اور حق سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ہے۔ علامہ الوی کی تشرع یہ ہے ”تمہارے دل اس معاملہ میں آپ کی موافقت سے ہٹ کر آپ کی مخالفت کی طرف مڑ گئے ہیں۔“

اسی طرح قرآن پاک میں آیت میں یہ الفاظ ”وان تظاهر اعلیه“ جس کا ترجمہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن نے کیا ہے ”تم دونوں چڑھائی کرو گی۔“

تفسیر ابن کثیر اردو طبع کراچی نے ”تم نے نبی کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کی، تفہیم القرآن جلد ششم میں مولانا مودودی مرحوم نے ”اور اگر نبی کے مقابلہ میں تم نے باہم جتھے بندی کی تو جان رکھو،“ مولانا مودودی مرحوم نے تفہیم القرآن میں شاہ ولی اللہ کا ترجمہ پیش کیا ہے ”اگر باہم متفق شویدن پیغمبر، شاہ عبد القادر صاحب کا ترجمہ ہے“ اگر تم دونوں چڑھائی کرو گیاں اس پر مولانا اشرف علی تھانوی نے اس کی تشرع کرتے ہوئے لکھا ہے ”اگر تم دونوں اسی طرح کی

کارروائیاں اور مظاہرے کرتی رہیں، یہ دونوں عورتیں کون تھیں۔ تمام تفاسیر میں امام المومنین حضرت عائشہ اور حفصہ کا نام آتا ہے۔

یہ قرآن پاک کی آیات ہیں، معاذ اللہ اسکیں کسی شیعہ کا ہاتھ نہیں۔ تمام الفاظ عربی میں اللہ کی جانب سے اور ترجمہ علماء دیوبند کا۔ ”اور مفتیان دیوبند کا فتویٰ حضرت عائشہ پر شیعہ تہمت لگاتے ہیں اس لئے اسلام سے خارج ہیں“ خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں۔

واقعہ اس قدر سمجھیں، گھبیر اور افسوسناک ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ نے شدید نار اسکی کا اظہار فرمایا، صفحہ 742 سورۃ تحریم پارہ 28 کے حاشیہ پر مولانا شبیر احمد عثمانی کا تفسیری نوٹ حاشیہ نمبر 6 پر لکھتے ہیں۔

”سورۃ احزاب کے فوائد میں گزر چکا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتوحات عنایت فرمائیں اور لوگ آسودہ ہو گئے تو ازواج مطہرات کو بھی خیال آیا کہ ہم کیوں نہ آسودہ ہوں اس سلسلے میں انہوں نے مل کر حضورؐ سے زیادہ نفقہ کا مطالبہ شروع کر دیا۔ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں اور بخاری کے باب المناقب میں ہے وحولہ نسوہ یکلف ویستکثرنہ، اس پر ابو بکر نے عائشہ کو اور اور عمر نے حضورؐ کو ڈاٹ پلائی۔ آخر ازواج نے وعدہ کیا کہ آئندہ ہم آپ سے اس چیز کا مطالبہ نہیں کریں گے تا آنکہ آئی تغیر نے جو احزاب میں ہے نازل ہو کر اس قصہ کا خاتمہ کر دیا۔

اس درمیان میں کچھ واقعات اور بھی پیش آئے جس سے حضورؐ کی طبع مبارک پر گرانی ہوئی اصل یہ ہے کہ ازواج مطہرات کو جو محبت اور تعلق حضورؐ کے ساتھ تھا اس نے قدرتی طور پر آپس میں ایک طرح کی کشمکش پیدا کر دی تھی۔

آپ کی عادت تھی کہ عصر کے بعد جب ازواج کے یہاں تھوڑی دیر کے لئے تشریف لے جاتے۔ ایک روز حضرت نسب کے ہاں کچھ دیر لگی؛ معلوم ہوا کہ انہوں نے شہد پیش کیا تھا اس کے نوش فرمانے میں وقفہ ہوا پھر کئی روز یہ معمول رہا۔ حضرت عائشہ اور حفصہ نے مل کر تدبیر کی کہ

آپ وہاں شہد پینا چھوڑ دیں۔ آپ نے چھوڑ دیا اور حصہ سے فرمایا کہ میں نے سب کے ہاں شہد پیا تھا مگر اب قسم کھاتا ہوں کہ چھرنبیں پہلوں گا۔ ونیز یہ خیال فرمائ کر کہ زندگی کو اس کی اطلاع ہو گی تو خواہ جواہ دلکش ہوں گی حصہ کو منع کر دیا کہ اس کی اطلاع کسی کو نہ دینا۔ اسی طرح کا ایک قصہ ماریہ قبطیہ کے متعلق (جو آپ کے حرم سے تھی جن کے بطن سے صاحبزادے ابراہیم تولد ہوئے) پیش آیا۔ اس میں آپ نے ازواج کی خاطر قسم کھاتی کہ ماریہ کے پاس نہیں جاؤں گا۔ یہ بات آپ نے حضرت حصہ کے سامنے کی تھی اور تاکید کر دی تھی کہ دوسروں کے سامنے انظہار نہ کریں۔ حضرت حصہ نے ان واقعات کی اطلاع چنپکے سے حضرت عائشہ کو کر دی اور یہ بھی کہہ دیا کہ کسی اور سے نہ کہنا۔ حضور گو اللہ تعالیٰ نے مطلع فرمادیا آپ نے حصہ کو جتنا یا کہ تم نے فلاں بات کی اطلاع عائشہ کو کر دی حالاں کہ منع کر دیا تھا۔

صفحہ 743 کے حاشیہ نمبر 2 پر سورۃ تحریم کی آیت نمبر 4 کے تحت یہ لکھا ہے۔

”یہ عائشہ اور حصہ کو خطاب ہے کہ اگر تم توبہ کرتی ہو تو بے شک توبہ کا موقع ہے کیوں کہ تمہارے دل جادہ اعتدال سے ہٹ کر ایک طرف کو جھک گئے ہیں لہذا آئندہ ایسی بے اعتدالیوں سے پرہیز رکھا جائے۔“

(مفسر مولانا عثمانی نے کسی مصلحت کی بناء پر واقعات کو خلط ملٹ کر دیا۔ حقائق واقعات بالتفصیل ترجمہ تفسیر ابن کثیر مطبوعہ کراچی اور تفسیر القرآن میں مولانا مودودی مرحوم نے جلد ششم میں اس کے علاوہ بخاری، مسلم، ابو داؤد نسائی، ابن حمام، فتح القدر، احکام القرآن، ابن عربی، کے علاوہ متعدد تفاسیر و احادیث میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ بعض مفسرین نے بعض باقی حضور پاک اور ازواج رسول کے متعلق لکھی ہیں جو انتہائی افسوسناک اور ناقابل بیان ہیں۔

کیا مفتیان جامعۃ العلوم اسلامیہ دارالنوری کراچی فتوی دیں گے کہ جن صحابہ نے حضرت عائشہ پر یہ تہمت لگائی ہے وہ سب اسلام سے خارج ہیں؟ جب حضور پاک، حضرت ابو بکر اور عمرؓ وغیرہ نے انہیں نہ اسلام سے خارج کیا اور نہ ہی صحابیت سے نکالا۔ شیعوں نے حضرت

عائشہ پر کبھی بھی تہمت نہیں لگائی بلکہ اس کا تصور بھی نہیں کیا۔ اگر آپ کی دیکھادیکھی یا آپ کے بیان پر کسی شیعہ نے ایسا کیا تو اس کا ذاتی فعل ہے۔ شیعہ عقیدے سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ لیکن ضد، تعصب اور دشمنی میں تمام اپنے سر کا و بال شیعوں کے سرخوب پر فتویٰ دے مارا۔ نہ خوف خدا نہ شرم رسول نہ ناموس امہات المؤمنین اور صحابہ کا خیال اور نہ انصاف کی رمق اور نہ موت کا ذر۔ (انا لله وانا الیه راجعون)

## پانچواں بہتان

شیعہ اثناء عشریہ امامیہ کے عقیدے میں سب صحابہ جائز ہے اس لئے اسلام سے خارج ہیں۔ سب صحابہ یعنی صحابہ کو گالی دینا۔ مفتیان دیوبند کا شیعوں پر کتاب بڑا بہتان ہے۔ شیعہ گالی دینے کو حرام اور گناہ جانتے ہیں کسی کو گالی دینا حیثیت 'شرافت'، 'آدمیت' اور انسانیت اور شیعیت کے خلاف ہے۔ صحابہ اخیار کی عزت و اکبریہ تمام مسلمانوں کا شعار ہونا چاہیے۔

متفق علیہ حدیث "الْمُسْلِمُ مَنْ سَلَمَ الْمُسْلِمُونَ بِلِسَانِهِ وِيدِيهِ"

"مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔"

دوسری حدیث میں "مسلمون" کی جگہ پر "الناس" آیا ہے۔

حضور پاک نے فرمایا:

سباب المسلم فسوق و قتاله كفر

"یعنی مومن کو گالی دینا فسوق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔" (متفق علیہ) البتہ تو لا اور تبر اشیعوں کے عقیدے کا لازم ہے۔ جو عین مطابق کتاب و سنت ہے۔

تو لا یعنی اللہ تعالیٰ تمام انبیاء علیہم السلام خصوصاً خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہلبیت علیہم السلام کی محبت کو فرض عین سمجھ کر احترام محبت اور اطاعت کرنا، صحابہ اخیار اور امہات المؤمنین کا احترام اور امت مسلمہ سے محبت جذبہ اسلامی کا تقاضہ ہے۔

تبرا، یعنی اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور تمام انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں خصوصاً حضرت خاتم النبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالفین اور اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں سے برات یعنی بیزاری، صحابہ اخیار اور امت مسلمہ کے دشمنوں کو دشمن سمجھنا جذبہ اسلامی کا تقاضہ ہے تو لا اور تبرا کی حقیقت اور وضاحت قرآن پاک کی سورۃ برآت میں آشکارا ہے۔ اگر کوئی شوخ اور شیعہ صحابہ پر طعن و تشنیع کرتا ہے تو آپ کی لکھی ہوئی کتابوں سے کرتا ہے اور آپ کی دیکھا دیکھی کرتا ہے۔ اس کا شیعہ عقیدے سے کوئی تعلق نہیں۔ بفرض حال آپ ازراہ تعصب، دشمنی اور ضد میں شیعوں پر زبردست سب صحابہ کا الزام لگاتے ہیں تو یہ کفر کا فتویٰ قرآن و سنت اور تعامل صحابہ کے سراسر خلاف ہے۔ اگر آپ کے پاس اس کا ثبوت ہے تو پیش کریں۔ اگر مفتیان دیوبند ضد کریں کہ تو چین صحابہ شیعوں کی کتاب میں ہے تو وہ پہلے اپنے گھر کی خبر لیں۔

قرآن پاک ترجمہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن تفسیری نوٹ مولانا شبیر احمد عثمانی طبع سعودی عرب، صفحہ 125 سورۃ النساء آیت نمبر 105 حاشیہ نمبر 3

اَنْزَلْنَا إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَأَكُمُ اللَّهُ وَلَا

تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا

”بیک ہم نے اتاری تیری طرف کتاب پھی کہ تو الفحاف کرے لوگوں میں جو کچھ سمجھاوے تجھ کو اللہ اور تو مت ہو وغایبازوں کی طرف سے جھگڑنے والا“ ترجمہ محمود الحسن

### حاشیہ از مولانا عثمانی

”ضعیف الاسلام لوگوں میں جب کوئی کسی گناہ اور خرابی کا مرتكب ہوتا تو سزا اور بدناہی سے بچنے کے لئے حیدر گھر تے اور آپ کی خدمت میں ایسے انداز سے اس کا اظہار کرتے کہ ان کو بڑی سمجھ جائیں بلکہ کسی بڑی الذمہ کے ذمہ تہمت لگا کر اس کے مجرم بناتے ہیں سعی کرتے اور رمل کر باہم مشورہ کرتے، چنانچہ ایک دفعہ یہ ہوا کہ ایک ایسے ہی مسلمان نے دوسرے مسلمان کے گھر میں نقب دیا ایک تھیلا آٹے کا اور اس کے ساتھ کچھ ہتھیار چڑا کر لے گیا۔ اس تھیلے میں اتفاقاً

سوراخ تھا۔ چور کے گھر تک راستہ میں آناء گرتا گیا۔ چور نے یہ تدبیر کی کہ مال اپنے گھر میں نہ رکھا۔ بلکہ رات ہی میں وہ مال لے جا کر ایک یہودی کے پاس امانت رکھا آیا۔ جو اس کا واقف تھا۔ صبح کو مالک نے آئے کے سراغ پر چور کو جا پکڑا مگر تلاش پر اس کے گھر میں کچھ نہ لکا۔ اور چور نے قسم کھالی کہ مجھ کو کچھ خبر نہیں آئے کا سراغ آگے کو چلتا ہوا نظر آیا تو مالک کے اس سراغ پر یہودی کو جا پکڑا اس نے مال کا اقرار کر لیا کہ میرے گھر میں موجود ہے۔ مگر میرے پاس تورات فلاں شخص امانت رکھ گیا ہے۔ میں چور نہیں ہوں مالک نے یہ قصہ فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچایا۔ چور کی قوم اور اس کی جماعت نے اتفاق کیا کہ جس طرح ہو سکے اس پر چوری ثابت نہ ہونے دو یہودی کو چور بناوچتا نچہ یہودی سے جھگڑے اور آپؐ کے پاس چوری کی براءت پر قسمیں کھائیں گواہی دی قریب تھا کہ یہودی چور سمجھا جائے اور مجرم قرار دیا جائے اس پر حق سبحانہ تعالیٰ نے متعدد آیتیں نازل فرمائیں اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور سب کو متنبہ فرمادیا کہ چورو ہی مسلمان ہے یہودی اس میں سچا ہے اور بے قصور ہے اور ہمیشہ کیلئے ایسے لوگوں کی قلمی کھول کر سب کو متنبہ کر دیا آیت کا مطلب یہ ہے کہ ابے رسول ہم نے اپنی سچی کتاب اس لئے اتاری گہے ہمارے سمجھانے اور بتلانے کے مطابق تمام لوگوں میں نیک ہوں یا بد مومن ہوں یا کافر حکم اور انصاف کیا جائے اور جو دعا باز ہیں ان کی بات کا اعتبار اور ان کی طرفداری ہرگز مت کرو۔“

## حاشیہ نمبر 4

”یعنی قبل تحقیق صرف ظاہر حال کو دیکھ کر چور کو بری اور یہودی مذکور کو چور خیال کر لینا تمہاری عصمت اور عظمت شان کے مناسب نہیں اس سے استغفار چاہیئے میں کافی تنبیہ ہو گئی۔ ان مخصوصیں صحابہ کو جو بوجہ تعلق اسلامی یا قومی وغیرہ چور پر حسن ظن کر کے یہودی کے چور بنانے میں ساعی ہوئے۔“

(کیا صحابی پر چوری کا الزام شیعوں نے لگایا اور گواہی میں مخلصین صحابہ کو شیعوں نے ملوث کیا؟) آپ یہ الزام بھی شیعوں پر لگائیں گے۔ اور اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ جاری کریں گے؟

صفحہ 146-166 سورہ المائدہ آیت نمبر 109 پارہ 2

”بِيَوْمٍ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أَجْبَتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا إِنْ كُنَّا أَنْتَ“

علام الغیوب ”

”جَسَّ دَنَ اللَّهُ جَمْعَ كَرَے گَاسِبٍ بَغْبَرُوں کُو پُھرَ کَہے گا تم کو کیا جواب ملا تھا وہ کہیں گے ہم کو خبر نہیں تو ہی ہے چھپی باتوں کا جانے والا“

## حاشیہ 7

”محشر کے ہولناک دن میں جب خدا نے چہار کی شان جلالی کا انتہائی ظہور ہو گا اکابر و اعظم کے ہوش بھی بجانہ رہیں گے۔ اول العزم انبیاء کی زیان پر نفسی نفسی ہو گا۔“

”صحیح حدیث میں ہے کہ جب حوض پر بعض لوگوں کی نسبت حضور فرمائیں گے ہنولاء اصحابی تو جواب ملے گا لا تدری ما احمد ثواب بعدک یعنی آپ کو خبر نہیں کہ آپ کے پیچھے انہوں نے کیا حرکات کیں، مکمل حدیث صحیح بخاری اور دوسری احادیث کی کتابوں میں موجود ہے۔

(کیا یہ صحیح حدیث شیعوں نے پیش کر کے صحابہ کو مطعون کیا؟)

(یہ حدیث شیخ الاسلام دیوبند لکھدیں تو ثواب اور اگر شیعہ صرف اس حدیث کا حوالہ دے دیں تو اسلام سے خارج؟)

صفحہ 727 سورہ الْمُتَّخِذَاتِ آیت 13 حاشیہ 13

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَخَذُو أَعْدُوِي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلَيَاءَ تَلْقَوْنَ أَلِيهِمْ بِالْمَوْدَه“

”اے ایمان والوں پکڑو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست تم ان کو پیغام بھیجنے ہو دوستی سے۔“

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صلح مکہ والوں سے ہوئی تھی جس کا ذکر ”ان افتاحنا“ میں آچکا۔ دو برس یہ صلح قائم رہی پھر کافروں کی طرف سے نوٹی۔ تب حضرت نے خاموشی کے ساتھ فوج جمع کر کے مکہ فتح کرنے کا ارادہ کیا خبروں کی بندش کردی گئی مباداً کفار مکہ آپ کی تیاریوں سے آگاہ ہو کر لڑائی کا سامان شروع کر دیں اور اس طرح حرم شریف میں جنگ کرنا ناگزیر ہو جائے۔ ایک مسلمان حاطب بن ابی بجعہ نے (جو مہاجرین بدر میں سے تھے) مکہ والوں کو خط لکھ کر یحیجا کہ محمد صلعم کا لشکر انہیں ہیری رات اور سیل بے پناہ کی طرح تم پر ٹوٹنے والا ہے۔ حضرت کو وحی سے معلوم ہو گیا۔ آپ نے حضرت علی وغیرہ چند صحابہ کو حکم دیا کہ ایک عورت مکہ کے راستے میں سفر کرتی ہوئی فلاں مقام پر ملے گی اس کے پاس ایک خط ہے وہ حاصل کر کے لاو۔ یہ لوگ حیزی سے روانہ ہوئے اور عورت کو تھیک اسی مقام پر پالیا۔ اس نے بہت لیت و لعل اور رد و کد کے بعد خط ان کے حوالہ کیا۔ پڑھنے سے معلوم ہوا کہ حاطب بن ابی بجعہ کی طرف سے کفار مکہ کے نام ہے اور مسلمانوں کے حملہ کی اطلاع دی گئی ہے۔“

(حاطب مہاجر مکہ اور بدری صحابی ہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے خلاف ان کی سازش بے نقاب کر دی۔) کیا یہ بھی شیعوں کی صحابہ دشمنی ہے۔ جناب حاطبؓ کی اتنی فاش اور مہلک غلطی کے بعد حضور پاکؐ نے کوئی سزا نہ دی بلکہ معاف کر دیا۔ ہاں اگر شیعہ یہ واقعہ کہیں لکھ دیں یا سنادیں تو مفتیان دیوبند توہین صحابہ کا فتویٰ لگا کر اسلام سے خارج کر دیں گے جبکہ اگر خود لکھیں تو عین اسلام۔؟“

صفہ 735 سورۃ الجم۳ع آیت 111 حاشیہ 1

و اذا رأوا تجارة او لهوا انفضوا اليها و تركوك قائماً  
”اور جب دیکھیں سودا بکتا یا کچھ تماشا متفرق ہو جائیں اس کی طرف اور تجھ کو چھوڑ جائیں کھڑا۔“

حاشیہ

”ایک مرتبہ جمعہ میں حضرت خطبہ فرمائے تھے اسی وقت تجارتی قافلہ باہر سے نہ لے

کر آپنچا کہ اس کو تھہرا میں خیال کیا ہو گا کہ خطبہ کا حکم عام و عظوں کی طرح ہے جس میں سے ضرورت کے لیے اٹھ سکتے ہیں نماز پھر آ کر پڑھ لیں یا نماز ہو چکی ہو گی۔ (بہر حال خطبہ کا حکم معلوم نہ تھا) اکثر لوگ چلے گئے حضرت کے ساتھ بارہ آدمی (جن میں خلفاء راشدین بھی تھے) باقی رہ گئے۔“

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گوکھڑا چھوڑ کر نماز جمعہ میں یا خطبہ میں چلے جانے والوں میں صحابہ کی کثیر تعداد تھی۔ صرف 12 اصحاب باقی رہ گئے۔ یہ ایسی لگنکن بات تھی کہ اللہ تعالیٰ کو تنبیہ کرنا پڑی۔ تفسیری نوٹ لکھنے والے مولانا عثمانی نے بڑے بڑے قیاس کے گھوڑے دوڑائے چونکہ چنانچہ کے ذریعہ واقعہ کی اہمیت کو کم کرنے کی بہت کوشش کی۔ لکھا ہے رہ جانے والوں میں خلفاء راشدین بھی تھے حالانکہ اس وقت وہ صرف صحابی تھے۔

(خیریت ہو گئی کہ مولانا شبیر عثمانی نے یہ نہ لکھ دیا کہ وہ تجارتی قافلہ شیعوں کا تھا انہوں نے ڈھول بجا یا اور تماشہ دکھایا تاکہ صحابہ نماز چھوڑ کر خریداری شروع کر دیں اور تماشہ میں شامل ہو جائیں تاکہ بعد میں ان کی توہین کی جاسکے۔)

صحابہ اخیار<sup>ؓ</sup> حضور پاک کے جانشی اور حاشیہ نشین تھے لیکن وہ معصوم نہ تھے بشری غلطیاں ہونے کے باوجود ان کا احترام پیش نظر رہنا چاہیے۔ شیعوں کو مفتیان دیوبند کی ضد میں شعار دینی اور اخوت اسلامی سے انحراف نہ کرنا چاہیے۔

یوں تو مسلمانوں کے ممالک میں فروعی اور فقہی اختلافات موجود ہیں ان اختلافات کو ہوادے کر مسلمانوں میں جذبہ نفرت و شدت ابھارنا بہت بڑی ناگنجائی ہے۔

اسی طرح ان کتابوں میں ایسی روایات جو ضعیف اور ساقط الاعتبار یا ایسے واقعات جو اسلام کے بنیادی عقائد سے متصادم ہیں یا جوانبیاء علیہم السلام خصوصاً خاتم الانبیاء، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے متعلقین کی تشقیص و توہین کا باعث ہوں انہیں اپنی تقریر و تحریر میں پیش کرنا بدبختی اور بے ایمانی کا منظاہرہ ہے۔

میں پاکستانی علماء و زعماء اور عوام دین ملت سے عرض کروں گا کہ مسلک کے نام پر مسلمانوں کے دوسرے ممالک کے خلاف ہنگامہ آرائی، دشنا� طرازی، فتویٰ بازی اور کشت و خون کرنے والوں کو پوری قوت سے روکیں، اسلام اور وطن عزیز کو بدنامی سے بچائیں۔ آخر میں پھر بتاتا چلouں کہ میری زندگی کے بہترین ایام اتحاد ہیں اُس لئے عبارت ہیں۔ اس وقت میں نے حالت جبر و اضطرار میں صرف دفاع کا فریضہ ادا کیا ہے۔ کسی کی دل آزاری ہرگز مقصود نہیں ہے۔

ابنیس نے جو اللہ تعالیٰ سے کہا تھا کہ دکھایا۔ امت مسلمہ کو پارہ پارہ کر کے مقہور و بے بس کر دیا ہے۔ اسلام کے دشمن متعدد اور مسلمان منتشر ہو گئے ہیں۔ اسلام دشمن مٹھی بھر مغضوب قوم امراء مل نے طاغوت کی مدد اور استعمار کی پشت پناہی سے عربوں کے ناک میں نکیل ڈال دی اور انہیں گھیث رہا ہے۔ کشمیر اور جنپیانی میں خون بہہ رہا ہے۔ عصمتیں لٹ رہی ہیں۔ افغانستان بری طرح خانہ جنگلی کی پیٹ میں ہے۔ ایک اور نام نہاد مسلمان ملک نے شیطان کی خوشنودی کے لیے اسلام کو ملک بدر کر دیا ہے۔ تمام مسلمان ممالک شیطان کے سامنے کشکول گدائی لئے اپنے جینے کی بھیک مانگ رہے ہیں۔

جذبہ سے پیکار سے ہے اپنی فطرت کا خمیر۔ دوستوں سے جنگ ہو گی گر عدو پر بس نہیں کیا ہے کوئی علماء و زعماء میں رجل رشید جو مسلکوں اور جماعتیں کے پندار توہنڈ کر مسلمانوں کی عظمت رفتہ کو واپس لائے اور مسلمانوں کو ذلت و رسالت سے بچائے۔

ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفر لنا و ترحمنا لنكونن من الخاسرين  
،اے ہمارے رب ہم نے ظلم کیا اپنی جان پر اگر تو ہم کون بخشنے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے۔،، (الاعراف) 23

(حوالہ جات کی تصریق کے لئے قرآن پاک سجادہ نشین حجرہ شاہ مقیم پیر گیلان پیر سید مشائق علی شاہ گیلانی دربار عالیہ (ظاہرہ پیر) ابد الی چوک سنت نگر لاہور میں موجود ہے۔)

# شیعوں کا عقیدہ

ان الدین عند الله الاسلام (بس اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے) (آل عمران ۱۹)  
ومن يبتغ غير الاسلام دنیا فلن يقبل منه (جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی دین چاہے تو اسے  
ہرگز قبول نہ ہوگا)

## شیعہ ..... نہ دین ہے، نہ ندھب، نہ مسلک، نہ فرقہ

بلکہ ایک اسلامی نکتبہ فکر ہے جو عامتہ اسلامیں سے ممیز کرنے کیلئے بطور تعارف و تمحض اور مختص  
کلا شیعہ موسن یا اہل تشیع کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ شیعہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ خالق کائنات اللہ تعالیٰ  
وحدہ لا شریک کی محبت، اطاعت، عبادت اور مخلوق اول خاتم الانبیاء سید الرسل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی محبت، اطاعت اور اتباع فرض اور عین ایمان ہے۔ اور حضور پاک کی اہلبیت جو آپ کی ذریت اور آل  
میں ہیں وہ اولیاء امر برحق راشدین محدثین طیب و طاہر اور معصوم ہیں۔ ان کی محبت اور اطاعت ہم سب پر  
فرض ہے۔ قرآنی اصطلاح میں لفظ شیعہ وابشکی، ساتھی گروہی یا نسبتی کے معنی میں آیا ہے۔

لفظ شیعہ اہل سنت کے اکابر خصوصاً محدث دہلوی شاہ عبدالعزیز کو اتنا لکش ایمان افرزو  
اور ہمکنار حق معلوم ہوا ہے کہ ان سے رہانہ گیا اپنی کتاب تحفہ اثنا عشریہ جو شیعوں کے رد میں کمھی گئی  
ہے کارخانہ تجارت کتب ارام باغ کراچی کے صفحہ ۵ پر عقیدہ کا اظہار کر دیا۔ ”اول فرقہ شیعہ اولیٰ اور  
شیعہ مختصین کا ہے جو اہل سنت والجماعت کے پیشوایں۔ یہ لوگ اصحاب کبار از واج مطہرات کی حق  
شناشی اور ظاہر و باطن کی پاسداری میں باوجود جھگڑوں اور لڑائیوں کے سینے کو مکروہ فاق سے پاک و  
صف رکھتے ہیں۔ جناب مرتضیٰ کے نشانات قدم پر چلے ان ہی کوشیعہ اولیٰ کہتے ہیں... جناب  
مرتضیٰ نے خود اپنے خطبوں میں ان لوگوں کی مدح سرائی فرمائی اور ان کے روایہ کو پسند فرمایا۔“

یہ شیعوں کی خوش بختی اور سعادت افرینی ہے کہ ان کا تذکرہ اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے حوالہ سے کیا جاتا ہے عربی کی مشہور و مستند لغت تاج العروس جلد ۵ اور لسان

العرب مادہ ”شیع“ میں لکھا ہے ”الشیعہ یہوون ہوی عترة النبی ویوالونہم“ شیعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عترت سے والہانہ محبت اور ان سے عقیدت قلبی رکھنے والوں کو کہتے ہیں۔

### مسیح شہرہ آفاق لغت المجد میں آیا ہے

غلب هدا الاسم علی کان من یتو لمی علیاً و اهل بیته حتی صار لهم اسماء خاصاً  
شیعہ کا نام ہر اس شخص کیلئے غالباً مستعمل ہوتا ہے جو علی اور اہل بیت سے محبت رکھتے  
ہیں۔ حتیٰ کہ تو ان کا ہی خاص نام قرار پایا ہے۔

مولائے کائنات امیر المؤمنین علی علیہ السلام اور ان کی اولاد میں سے ائمہ اطہار علیہم  
السلام نے ہمیشہ اپنے عقدت مندوں اور چاہنے والوں کو شیعہ کے لفظ سے یاد کیا ہے۔  
ناصبی گروہ کدورت و نفرت کی وجہ سے شیعوں کو راضی کہتا ہے۔ یہ سنکر اہل سنت کے امام  
عالیٰ مرتبہ شافعی نے ایک شعر پڑھا جو بہت مشہور ہوا۔ جسے شیخ الاسلام مولانا علی اصغر عباسی  
خطیب باشا ہی مسجد لاہور نے عجیب انداز محبت سے سنایا۔

ان کان الرفض آل محمد فلیشهد الشقلان الی رافض  
اگر آل محمد کی محبت رفض ہے تو دونوں جہان گواہ رہیں کہ میں راضی ہوں

**کلمہ اسلام:- لا اله الا الله محمد رسول الله**

البته شیعہ انشاعریہ کلمہ کے بعد تخصص، تشخص، تعارف، تمسن اور تبرک کے طور پر علی ولی  
الله کا جملہ بھی ادا کرتے ہیں۔ ان کا یقین ہے کہ علی ولی اللہ کہے بغیر نہ دنیا میں کوئی چارا ہے اور نہ  
روز محشر کوئی یارا۔ یوں تو معتبر احادیث بکثرت ہیں لیکن تائید میں اس وقت صرف اور صرف ایک  
کتاب منصب امامت یہ کتاب فکر دیوبند کے ستون خانوادہ ولی اللہ کے بطل جلیل عالم نبیل  
شہید بالا کوٹ مولانا شاہ اسماعیل دہلوی کی تصنیف ہے۔ (آپ کی ایک اور شہرہ آفاق کتاب

تقویۃ الایمان جو فکر دیوبند کی ترجمان اور عکاس ہے) ترجمہ حکیم محمد حسین علوی موسن پورہ راوی  
روڈ لا ہور

سوال ولایت صفحہ 130 ”یوم ندعوا کل اناس بامامہم (بی اسرائیل) جس دن ہم سب لوگوں کو بلا کیں گے مع ان کے اماموں و قفوہم انہم مستلوں (الصافات) کے اور انھیں ساتھ کھڑا کر کے ان سے سوال کیا جائے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انہم مستلوں عن ولایت علی (ان سے حضرت علی کی ولایت کے متعلق سوال ہو گا)“  
جو پچکچا کے رہ گیا وہ فیل ہو گیا جس نے علی ولی کہا وہ پاس ہو گیا

### اعلان ولایت 129-130

”قال الله تعالى النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسهم“ ایمان والبوں کے لیے نبی ان کی جانوں سے بہتر ہے۔

اسی طرح امام کو بھی دنیا و آخرت میں اس ریاست کی مانند مجموعت الحجم سے نسبت ثابت ہے۔ چنانچہ ارشادِ بنوی ہے الاستم تعلمون انی اولیٰ بالمؤمنین من انفسهم قالوا بلىٰ فقال اللهم من كنت مولیٰ فعلى مولاً کیا تم کو معلوم نہیں کہ مؤمنین کیلئے میں ان کی جانوں سے بہتر ہوں صحابہ نے عرض کیا ہاں، پھر فرمایا! ”اے اللہ میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔“

### اثرات ولایت صفحہ 131

”نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا“ حب علی حسنة لا تضر معها سنية و بغض علی سنية لا تنفع معها حسنة علی کی دوست نیکی ہے جس کے ساتھ گناہ نقصان نہیں دیتا اور علی کی دشمنی ایک گناہ ہے جس کے سامنے کوئی نیکی فائدہ نہیں دیتی۔“

(امیر المؤمنین کا حقیقی چاہئے والا ہی ہے جو نیکی کرے اور گناہوں سے پرہیز کرے۔)

سرکار رہمات نے دعا کی "اللهم وال من والا ۵ وعاد من عاد ۵ اے اللہ جو اس سے دوستی رکھتا ہے اس سے تو بھی دوستی کر جو اس سے دشمنی کرے تو بھی اسے دشمن جان۔"

شناخت۔" اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کے بارے میں فرمایا: لا یحبه الا موسمن ولا یبغضه الا منافق اس سے (یعنی علیؓ سے) مومن محبت کرتا ہے اور منافق بغض بغض رکھتا ہے۔"

(خوف ہے کہ علیؓ سے بغض بغض رکھنے والا یہ حدیث دیکھ کر کلمہ اسلام سے مکرہ ہو جائے)

## محور حق اور قرآن

صفحہ 84۔ "نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کے حق میں دعا کی اللہم ادر الحق معہ حیث دار، اے اللہ جس جگہ علیؓ جائے اس کے ساتھ حق جاری رکھ۔"

(امیر المؤمنین حضرت علیؓ علیہ السلام بزم میں ہوں یا رزم میں دست رسول پر ہوں یا فرش رسول پر، مسجد میں ہوں یا گھر میں، محروم خلافت ہوں یا فائز خلافت، بولتے رہیں یا خاموش رہیں، گوشہ نشین ہوں یا منبر نشین، دنیا میں ہوں یا محشر میں حق حضرت علیؓ علیہ السلام کے ساتھ ہے)

صفحہ 84 اور فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "القرآن مع علی و علی مع القرآن" قرآن علیؓ کے ساتھ ہے اور علیؓ قرآن کے ساتھ ہے۔"

صفحہ 78 حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ الذی خلق الجنة و برء النعمة عندنا الا هذَا القرآن اس ذات کی قسم جس نے جنت اور جان کو پیدا کیا۔ سوائے قرآن شریف کے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔"

(مجده الاسلام سماحتہ الشیخ محمد شفیع نجفی مجتهد خطیب جامعہ محمدی گلبرگ و رئیس جامعۃ الرضاۃ لاہور نے روایت کی تو شیق کی ہے اور فرمایا کہ شیعیان حیدر کار کا بس یہی عقیدہ ہے)۔

مسند ولایت صفحہ 93 "ایک منصب عدالت بھی ہے جس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اقضاہم علی "اچھا فیصلہ کرنے والا علی ہے۔"

صفحہ 88 "چنانچہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ان تو مرو علیاً ولا اراکم فاعلین تجدوہ هادیا مہدیا یا خذ الصراط المستقیم اگر تم علی کو ایسا بناؤ گے اور میں نہیں دیکھتا کہ تم بناؤ گے (اگر بناؤ گے) تو ہادی اور محدثی پاؤ گے جو تمہارے ساتھ سیدھی را پکڑے گا۔"

## معراج فضیلت

صفحہ 68 "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا:  
"ان الله اطلع اهل الارض فاختار اباك وبعلک - اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو دیکھا تو تیرے باپ اور جاوند کو پسند فرمایا۔"

## نبی کے بعد افضل خلائق

صفحہ 69 "نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"اللهم انی باحب حب خلقک الیک بیا کل معی هذا الطیر فجاء، علی فاکل معه اے اللہ میرے پاس اسے لا جو تجھے اپنی خلقت سے زیادہ محبوب ہے وہ یہ جانور میرے ساتھ کھائے پس آئے آپ کے پاس علی اور مل کر کھایا۔"

## عبداللہ

صفحہ 50 "عیناً یشرب بها عباد الله یفجرونها تفجيرا" (سورہ دھر) ایک چشمہ ہے کہ جس سے اللہ کے بندے پیتے ہیں اور اس میں نالیاں چلتی ہیں یہاں عباد اللہ سے مراد حضرت مرتضی اور حضرت فاطمہ اور امام میں شھید ہیں ہیں۔"

## دین کی ابتداء و انتہا

صفہ 128 ”اور ظاہر ہے کہ ظہور دین کی ابتداء پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے ہوئی اور اس کی تمجیل حضرت مخدی علیہ السلام کے ہاتھ سے ہو گی۔“  
”بلکہ امر دعوت حضور سے شائع ہو کر یوماً فیو ما خلفاء راشدین اور ائمہ محدثین کے واسطے سے ترقی کو پہنچا۔ یہاں تک امام مخدی علیہ السلام کے واسطے سے تمجیل پائے گا۔“

## خلافت حضرت مخدی

صفہ 139 ”اور یہ بھی امر ظاہر ہے کہ حضرت مخدی علیہ السلام کی خلافت خلافت راشدہ سے افضل انواع میں سے ہو گی کیوں کہ ان کی تعریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لولم یق من الدنیا الا یوم نطول الله ذالک الیوم حتی یبعث الله فیه رجلاً من اهل بیتی یو اطنی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یعملاء الارض قسطاء وعدلاً کما ملکت ظلماً وجوراً۔ اگر دنیا میں کچھ باقی نہ رہے مگر ایک دن کہ لمبا کر دے اسے اللہ تعالیٰ بھرجا گئی زمین خوبی اور انسانوں سے جیسا کہ بھری ہو ظلم اور جور سے۔“

حضرور پاک کا ترکہ صفحہ 84 ”فرمایا: ابی تارک فیکم الشقین کتاب اللہ و عترتی اہلبیتی لن یفترقا هنی تردا علی الحوض میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑتا ہوں ایک تو کتاب اللہ ہے دوسرا میری عترت میرے اہلبیت اور یہ دونوں جدانہ ہوں گے حتیٰ کہ حوض کو شرپ آئیں گے۔“

(اس متفق علیہ حدیث میں عترت کا لفظ آیا ہے جس کے معنی اولاد کے ہیں عترت اور اہل بیت ایک ہیں)

سفینہ نجات صفحہ 132 ”الا ان مثل اہل بیتی کمثل سفينة نوح من رکبها نجی ومن تخلف عنها هلك خبردار میرے اہلبیت تمہارے لئے کشتی نوح کے مانند ہیں جو سوار ہوا نجی گیا اور جورہ گیا ہلاک ہوا۔“

(عترت رسول آل رسول اہلبیت رسول لفظ جدا ہیں لیکن سب کے حقیقی و مطلب و مقصد ایک ہیں جو درود پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہیں جن کو حضور پاک نے ایک چادر میں اپنے ساتھ جمع کیا۔ جن کو حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام اپنے ساتھ میدان میلہ میں لے گئے اور وہ امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام خاتون جنت جناب فاطمة الزہرا سلام اللہ علیہا اور جوانان جنت کے سردار امام حسن اور امام حسین علیہما السلام ہیں۔)

### بارہ خلفاء رسول

رسول پاک کے فرمان کے مطابق امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے امام چہارم، امام علی بن الحسن زین العابدین سید السجاد ان کے فرزند امام محمد بن علی الباری ان کے فرزند امام جعفر بن محمد الصادق ان کے فرزند امام موسیٰ بن جعفر الکاظم ان کے فرزند امام علی بن موسیٰ الرضا ان کے فرزند امام بن علی بن محمد القاسم الجواد ان کے فرزند امام علی بن محمد القاسم ان کے فرزند امام حسن بن علی عسکری ان کے فرزند امام اخرا الزمان محمدی المستظر علیہم السلام بارہ خلفاء رسول مولانا سید سلیمان ندوی نے معروف کتاب سیرۃ النبی جلد 3 میں لکھا ہے کہ آپ کے بارہ خلفاء ہونے کی بشارتیں حدیث کی مختلف کتابوں میں مختلف الفاظ میں آئی ہیں اسی میں صحیح مسلم اور ابو داؤد کا حوالہ دیا ہے۔

جابر بن سرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کون اثنا عشر امیراً کلهم من قریش (صحیح بخاری جلد 9 طبع مصر، صحیح ترمذی جلد 9 من محدث بن منبل جلد 5، قصص الانبیاء ابن کثیر و عینی شرح بخاری، سنن ابی داؤد، تفسیر ابن کثیر، تاریخ الخلفاء، تذكرة الخواص الاممہ از سبط بن جوزی) خلفاء معصوم ہوں گے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

سمعت رسول الله ابا او على والحسن والحسين و تسعة من ولد  
الحسين مطهرون معصومون  
میں، علی، حسن و حسین اور حسین کی اولاد میں نوائے پاکیزہ اور معصوم ہیں (امام جو عینی شافعی کی کتاب

بارہ ائمہ کے متعلق احادیث اور ائمہ اثناء عشر کے اسائے گرامی حافظ نور الدین بن احمد جامی اہلسنت کے جلیل القدر عالم فاضل نے اپنی کتاب شواحد الدوحة ترجمہ بشیر حسین ناظم ڈائریکٹر وزارت ورزشی امور حکومت پاکستان نے مستند احادیث سے امام علی سے لے کر بارہویں امام محمد بن حسن عسکری درج کئے ہیں۔

اسی طرح ملا علی قاری شارح مشکوٰۃ اور مصنف شرح فقہ اکبر نے اپنی معروف کتاب المرقاۃ شرح المشکوٰۃ جلد 11 صفحہ 260-261 طبع ملتان میں بارہ خلفاء والی احادیث کی تشرع میں لکھتے ہیں۔

”اور شیعہ اثناء عشریم نے ان احادیث کو پے در پے خلفاء اور ائمہ اہلیت نبوت پر حمل کیا ہے عام اس سے کہ ان کیلئے خلافت حقیقت میں ثابت ہو یا ازروئے استحقاق! ان میں اول علی ہیں پھر حسن پھر حسین پھر زین العابدین پھر محمد باقر پھر جعفر صادق پھر موسیٰ کاظم پھر علی رضا پھر محمد تقی پھر علی نقی پھر حسن عسکری پھر محمد الحمدی رضوان اللہ علیہ اجمعین جیسا کہ زبدۃ الاولیاء خواجہ محمد پارسانے کتاب فصل الخطاب میں مفصل ذکر کیا ہے اور مولا نانا نور الدین عبد الرحمن چامی نے شواحد الدوحة کے آخر میں ان کی پیروی کر کے یہی لکھا ہے اور ان ائمہ کے فضائل و کرامات اور مقامات بیان کئے ہیں۔“

امام حق کی تلاش! شاہ اسما عیل شہید بالا کوٹ نے اپنی تصنیف منصب امامت کے صفحہ 144 پر ایک حدیث نقل کی ہے۔

”من لم یعرف امام زمانہ فقدمات میتۃ الجahلیہ“ ”جس نے امام وقت کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا۔“

(جن مسلمانوں نے نفس صریح سے اختلاف کرتے ہوئے امامت و خلافت کے حقدار صاحبان حکومت و اقتدار کو جانا اور بنایا ہے چاہے وہ شجر ملعون کی اولاد ہی کیوں نہ ہوں۔ قیاس خام

Presented by: Rana Jabir Abbas  
کے ذریعے یہاں تک انہوں نے بارہ خلفاء میں یزید، مروان، عبد الملک بن مروان، ولید اور یزید  
ٹانی تک کوشامل کر دیا۔

حالانکہ نیابت چعمبر علیہ السلام (امام اور خلیفہ) کیلئے ظاہری اقتدار و حکومت کی شرط اور  
ضرورت نہیں جیسا کہ شہید بالا کوٹ نے منصب امامت کے صفحہ 124 پر لکھا ہے۔

”کسی امام سے ظہور ہدایت کی قلت ان کے درجہ اعلیٰ وارفع کے تنزل یا کمی کا باعث نہیں ہو سکتی۔

اممہ اہلبیت میں سے ایک امام جعفر صادق جو پیشوائے عالم اور رہنمائے بنی آدم ہیں  
ایک اور انہی میں سے ان کے جدا مجدد حضرت سجاد ہیں جن سے سوائے چند اکابر اہلبیت کے بہت کم  
لوگ مستفید ہوئے ہیں۔ فی الحقيقة امامت عظیمہ ربی نہ کہ اصطلاحات انسانی۔“

صفحہ 102 پر تطریز ہیں ”پس جو کوئی مذکورہ تمام کمالات میں انبیاء اللہ سے مشابہت  
رکھتا ہو اسی کی امامت تمام کاملین سے اکمل ہو گی پس یہ ضرور ہو گا کہ اس امام اکمل اور انبیاء اللہ کے  
درمیان سوائے نبوت کے امتیاز ظاہر نہ ہو گا۔ اس طیل القدر شخص کے حق میں یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ  
نبی اور اس کے درمیان سوائے نبوت اور کوئی فرق نہیں جیسا کہ حضرت علی کے حق میں فرمایا  
(حدیث مستند و معتر) انت منی بمنزلة هارون من موسی الا ان لا نبی بعدی (اے  
علی) تمہاری اور میری نسبت موسی اور ہارون کی ہے لیکن میرے بعد نبی نہیں۔“

## تعريف عصمت: منصب امامیت 27

”اس کا معنی (مراد) یہ ہے کہ ان کے اقوال و افعال عبادات و عادات مقامات اور  
اخلاق و احوال ہیں حق تعالیٰ ان کو مداخلت نفس و شیطان اور خطاؤ نیسان سے اپنی قدرت کاملہ سے  
محفوظ رکھتا ہے اور محافظ ملائکہ کو ان پر متعین کر دیتا ہے تاکہ بشریت کا غبار ان کے پاک دامن کو  
آلودہ نہ کرے۔“

عصمت ولایت: منصب امامت 82 ”مقامات ولایت میں سے ایک مقام عظیم عصمت ہے

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ عصمت کی حقیقت حفاظت غیری ہے جو معصوم کے تمام احوال اخلاقی، احوال، اعتقادات اور مقامات کو راست حق کی طرف کھینچ لے جاتی ہے اور حق سے روگردانی کرنے سے مانع ہوتی ہے یہی انبیاء سے متعلق ہوتا ہے عصمت کہتے ہیں اگر کسی دوسرے کامل سے متعلق ہوتا ہے اسے فقط کہتے ہیں پس ”عصمت اور حفظ“ حقیقت میں ایک ہی چیز ہے۔“

(شہید بالاکوٹ کی وضاحت کے مطابق انبیاء کے علاوہ بھی معصوم ہو سکتے ہیں اسی لئے ہم شیعہ ائمہ اثنا عشر کو معصوم کہتے ہیں)

چار نیار، منصب امامت ص 69 ”حضور پاک نے فرمایا“ ان اللہ تبارک و تعالیٰ امر نی یحب الاربعة اخبر لی انه یحبهم قال يا رسول الله سمهم لنا قال على منهم يقول ذالک ثلاثاً وابو ذر و مقداد و سلمان امر لی یحبهم و اجیرنی انه یحبهم

حضور پاک نے فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ نے مجھے چار آدمیوں کی محبت کا حکم فرمایا اور خبر دی اللہ تعالیٰ نے کہ میں بھی انھیں دوست رکھتا ہوں عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہم کو ان کے نام بتائیے فرمایا علی ان میں سے ہے یہ تین مرتبہ کہا اور ابو ذر مقداد و سلمان حکم کیا مجھے ان کی دوستی کا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میں بھی انھیں دوست رکھتا ہوں۔“

## قرآن میں تحریف

منصب امامت ص 82 وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا (سورة الحج آیت 52 پ 17) شہید بالاکوٹ لکھتے ہیں کہ ابن عباس کی قرأت میں یہ آیت اس طرح مردی ہے وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث الا  
تجھ سے پہلے کوئی رسول اور نبی اور محدث نہیں بھیجا گیا مگر۔

(ابن عباس کی قرأت میں ”محدث“ ہے لیکن موجودہ قرآن میں یہ لفظ نہیں ہے اس کی نشاندہی فکر

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیوبند کے شاہ نے کی ہے) (آپ ہی اپنے عقیدے پر ذرا غور کریں۔ کسی کی کیا مجال جو مختص ہو۔) لیکن ص 74: ”بَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَفْرَمَا يَأْقُدُ كَانَ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأَمْمَاتِ مَحْدُثُونَ وَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمْرٌ چَلْهُ أَمْتُوْنَ مِنْ مَحْدُثٍ هُوَ تَحْتَهُ إِنْ أَمْتَ مِنْ كُوَنَ مَحْدُثٍ هُوَ تَأْتِي عُمْرٌ هُوَ تَأْتِي۔“

(حضور پاک کے حکم صریح اور فیصلہ ناطق کے بعد بھی یار ان طریقت نے کتنے محدث بناؤ لے کوئی محدث دہلوی کوئی محدث لاہوری کوئی محدث امرتسری کوئی محدث ہزاروی وغیرہ۔ انہی کی دیکھادیکھی معلوم نہیں کتنے خطوط الحواس نبی بن گئے علیٰ هذا القیاس

### فقہ جعفریہ

#### احکام الٰہی قانون اسلام شریعت فقه

اسلامی اصطلاح میں ہم معنی اور ان کا درک و نفع اور سرچشمہ صرف کتاب و سنت ہے شرعی احکام و فقه میں شیعہ مکتبہ فکر کو دوسرے نقہی مکاتب سے میزز و ممتاز کرنے کے لئے فقه جعفری کی طرف نسبت دی جاتی ہے جو ائمہ اثناعشر میں امام ششم صادق آلل محمد امام جعفر صادق علیہ السلام کے اسم گرامی سے موسوم ہے امام جعفر صادق علیہ السلام امام فقہ نہیں بلکہ امام امت ہیں جسے مولانا شبلی نعمانی نے اپنی تالیف سیرۃ العمان ناشر مدینہ پبلشنگ کمپنی بندروڑ کراچی کے صفحہ ۵۸ پر تحریر کیا ہے امام صاحب (ابوحنفیہ) نے (امام محمد باقر) ان کے فرزند رشید امام حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے فیض صحبت سے بہت کچھ فائدہ اٹھایا جس کا ذکر عموماً تاریخوں میں پایا جاتا ہے اب ان تیمیہ نے اس سے انکار کیا ہے اور اس کی وجہ یہ خیال کی ہے کہ امام ابوحنفیہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے معاصر اور ہمسر تھے اس لئے ان کی شاگردی کیونکر اختیار کرتے۔ لیکن یہ اب تیمیہ کی گستاخی اور خیرہ چشمی ہے۔ امام ابوحنفیہ لا کھ مجتہد اور فقیہ ہوں لیکن فضل و کمال میں ان کو حضرت جعفر صادق سے کیا نسبت، حدیث و فقہ بلکہ تمام مذہبی علوم الہمیت کے گھر سے نکلے۔

## صاحب الہیت ادری بما فیہا

علی دلی اللہ کے دشمن

”سلیمان نے 99ھ میں وفات پائی اور وصیت کے مطابق عمر بن عبد العزیز مند خلافت پر بیٹھے ان کی خلافت نے دفعۃ حکومت مردالی کارنگ بدلت دیا ایک مدت سے حضرت علیؑ پر خطبیوں میں جلوعن پڑھا جاتا تھا کیم لخت موقوف کر دیا۔“ (سیرت النعمان ۳۶)

تمم بالخیر

شھید بالا کوٹ رحمۃ اللہ علیہ کی اس دعا پر ختم کرتے ہیں 132

رزقنا اللہ وسائل المسلمين حب اهلیت و اتباعهم بل حب جمیع ائمۃ الہدی

اتباعهم، آمین یا رب العالمین

(منصب امام اور سیرۃ النعمان تصدیق کیلئے دربار عالیہ ظاہروہ پیر ابدالی چوک سنت نگر لاہور میں موجود ہے)

## مرتب کردہ 31 علماء کرام

### اسلامی دستوری نکات کی ترتیب کے لئے

12، 13، 14 اور 15 ربیع الثانی 1370ھ مطابق 21، 22، 23 اور 24 جنوری 1951

یہیوی کو کراچی میں زیر صدارت مولانا سید سلیمان ندوی ایک انتہائی اہم نشست ہوئی۔

جس میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر (اہلسنت، بریلوی، دیوبندی، مشائخ) شیعہ اثنا عشریہ امامیہ اور اہل حدیث کے 31 علماء کرام نے بااتفاق 22 نکات منظور کئے اور دستخط ثبت کئے جن میں مولانا سید ابوالعلی مودودی، مولانا شمس الحق افغانی، مولانا محمد شفیع عثمانی کراچی۔ مولانا محمد ادریس کاندھلوی مولانا احتشام الحق تھانوی، مولانا مفتی محمد حسن مؤسس جامعہ اشرفیہ مولانا خیر محمد مؤسس خیر المدارس ملتان مولانا عبدالحکم بدایونی پیر محمد امین الحسنات مانگلی شریف، مولانا محمد علی لاہوری مولانا سید محمد یوسف بنوری مؤسس جمدة العلوم اسلامیہ بنوری کراچی، مولانا ظفر احمد انصاری، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا داؤد غزنوی، مولانا عبیب اللہ تھیری خیر پور، مولانا شمس الدین فرید پوری، مولانا راغب احسن ڈھاکہ، مولانا مفتی جعفر حسین مجتہد، مولانا حافظ کلفایت حسین مجتہد کے علاوہ 12 علماء شامل تھے۔

(کیا اسلامی 22 نکات کی ترتیب میں شیعہ مجتہدین کی شرکت سے سب غیر اسلامی ہو گئے اور سن علماء گراہ ہو گئے۔ موجودہ مفتیان دیوبندی کیا رائے ہے؟)

ملی پکجتی کونسل جس کے سربراہ قائد الحزب اسلامیین مولانا شاہ احمد نورانی ہیں اس میں جماعت اسلامی، جمیعت علماء اسلام (س۔ف۔ق) جمیعت العلماء پاکستان سوادا عظم اہلسنت کے علاوہ سپاہ صحابہ، حزب جہاد، تحریک جعفریہ پاکستان، سپاہ محمد اور جمیعت الہدیۃ کی تمام جماعتیں شریک ہیں کیا کسی خداخواست غیر مرئی مفاد کے لئے علماء اہلسنت نے تقبیہ یا توریہ کر لیا ہے مفتیان دیوبند فتوی دیں۔ امت مسلمہ کے مکاتب ایک دوسرے پر کفر و شرک اور بدعت کا فتوی نہ لگا سیں۔ فتوی لگانا خدارا بند کریں اور ناموس رسول کا خیال کریں اور مسلمانوں کے حال پر حرم کریں۔

# التماس سورة الفاتحة

سید ابوذر شہرت بلگرامی ابن سید حسن رضوی

سیدہ فاطمہ رضوی بنت سید حسن رضوی

سید محمد نقوی ابن سید ظہیر الحسن نقوی

سید مظاہر حسین نقوی ابن سید محمد نقوی

سیدہ ام حبیبہ بیگم بنت سید حامد حسین

سید الطاف حسین ابن سید محمد علی نقوی

شمشاد علی شیخ

حاجی شیخ علیم الدین

شمس الدین خان و جملہ شہداء و مرحویں ملت جعفریہ

فاطمہ خاتون

## طلبانِ اذکار

سید حسن علی نقوی، حشان ضیاء خان، سعد شیم  
زوہبیب حیدر، حافظ محمد علی، مسلم جعفری

